

تاریخِ محبت

کلا جادو

مرد عشوق عاشق کے قدیموں پر

مرد وہ روتوں سے بات چیت



MAKETH

تاریخِ لبت

کالاجارو

مشتوق عاشق کے قدموں پر

مردہ روتوں سے بات چیت



جملہ حقوق بحق شریعت محفوظ ہیں

ہندوپاک میں کالا جادو پر شائع ہونیوالی پہلی ضخیم کتاب
اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ۱۹۳۳ء میں "نوبل پبلشرز پرائیویٹ لمیٹڈ" سے
نہایت ہوا۔ اس نایاب کتاب کا دوسرا ایڈیشن ۱۹۳۵ء میں شائع ہو رہا ہے

محررین: لا جواب نسخہ

معشوق عاشق کے قدموں پر

تلاش و جستجو

تفسیر نمبر ۱

محرر

مردہ روحوں سے بات چیت

نعت کا تیر

کالا جادو

ندیم صہبائی فیروز پوری

آٹھ روپے

نوبل پبلشرز

ندیم منزل ۲۴۸ کوچہ پبلی رام اندرون بومارگیٹ لاہور

چند میں بہت بات گئے سوتا ہوں اس لئے صبح دیر میں اٹھتا ہوں اور کسی دن بھی آٹھ بجے سے پہلے بیدار نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی ہمزاد کی کام ہو اور صبح مجھے اٹھنا ہو تو میں اپنے ہمزاد کو مخاطب کر کے کہہ دیتا ہوں کہ مجھے صبح فلاں وقت اٹھنا پڑا ہے دنیا کی گھڑیاں غلط چلی ہیں۔ مگر ہمزاد فرد صبح اور ٹھیک کام پر بیدار کر دے گا۔ نہایت فریاد رازی سے اپنا کام انجام دے گا۔ سونے کا بند بٹھا رہا ہو جائے گا۔ اور وہ اپنے کان سے خود سن لے گا کہ کوئی شخص اس کے قریب کھڑا ہوا اس کا نام لے رہا ہے۔ میں نے بھی اکثر اپنے ہمزاد کو آواز دیتے سنا ہے۔ اور جب مجھے کام ہوتا ہے تو میں ہمزاد کو کہہ کر سوتا ہوں وہ ٹھیک وقت پر مجھے بیدار کر دیتا ہے میں غلات معمول اٹھ جاتا ہوں۔

ان باتوں سے صاف ظاہر ہے کہ ہمزاد ہی فرد کوئی چیز ہے اور وہ انسان کی مرضی کے مطابق کام کر سکتا ہے۔

میں نے بار بار اس قسم کا اپنے ہمزاد سے کام لیا ہے اور اس نے آج تک کبھی غلط نہ کی۔ اس دن سے میں نے اندازہ لگایا کہ ہمزاد فرد مفید ساتھی ہے۔

ہمزاد کی شکل تمہاری شکل سے بالکل ملتی جلتی ہے۔ اور اس

میں بالکل بھی فرق نہیں ہوتا۔

ہمزاد سے آپ فرد کام لیں اور اس کو تسخیر کرنے سے پہلے آپ میری طرح اندازہ لگا کر دیکھ لیں اور غور کریں کہ آیا ہمزاد دراصل کوئی چیز ہے، ہاں یا نہیں۔

طریقہ

اول اپنے چہرے کو عالم تصور میں دیکھیں اور دو بار دن اس قدر کوشش کریں کہ بار بار آئینے کے کراپنا چہرہ دیکھیں اور خوب اچھی طرح دیکھیں۔ پھر آنکھیں بند کر کے اپنا چہرہ دیکھیں دو بار دن کے بعد اس قدر ہو جائے گا کہ جب تم چاہو گے عالم تصور میں دیکھ لو گے دوسرے شخص کو عالم تصور میں دیکھ لینا۔ تو ایک آسان کام ہے۔ یوں کہ وہ بار بار آپ کے سامنے سے گزرتا ہے۔ مگر اپنے آپ کو تصور میں لانا میں ذرا مشکل اور اہم بات ہے۔ اس شکل کام کو آسان کرنے کے لئے روزانہ اپنے چہرے کو آئینے میں دیکھو اور اپنے نقشہ کو اچھی طرح ذہن میں سمجھاؤ۔

جب اس مقصد میں کامیاب تم اپنی طرح سے ہو جاؤ تو آرات کو جب تم سونے لگو گھڑی اپنے سامنے رکھ لو اور اپنی شکل کو تصور میں لا کر اس سے کہو۔ ہنی اپنے ہی نام سے اس کو یکارو۔ فرض کیا کہ تمہارا نام عبدالرشید ہے تو

اس کو پہلے اپنے چہرے کو خیال میں لا کر اس سے کہو: "اے رشید مجھے
۵۰ برس کا منت دیا جو دل میں آئے پر انشاء دینا کہ مجھے ایک
طوری کام ملنا ہے۔"

اتنا کہنے کے بعد آپ بے خبر ہو کر سو جائیں پورے وقت پر
ہمزاد آئیگا۔ اور آپ کو وہ بیدار کر دے گا۔ اگر آپ جلا ہوشیار
ہو گئے تو ہمزاد نظر بھی آجائے گا۔ اور اس کو بسترے ہوتے ہی سن
لو گے۔ اگر دیر میں بیدار ہوئے تو وہ برابر پکارے گا۔ اگر اس
طرح بھی ہوشیار نہ ہوں گے تو وہ ہتھوڑ کر ہوشیار کر دے گا
اس سے آپ یہ اندازہ نہ لگائیں کہ ہم کر کے ہی پڑے ہیں
وہ ہی ہوشیار کر دے گا۔ یہ غلط بات ہے۔ جب اس کو علم
ہو جائے گا۔ کہ ہم ہوشیار ہو گئے ہو تو وہ فوراً اس جگہ
سے چلا جائے گا۔

آپ بیدار ہوتے ہی اپنی گھڑی دیکھیں اس میں دہی وقت
سہا جہ اس کو دیا گیا ہوگا۔

ہمزاد کا مذہب ٹھیک وقت پر اسٹاپ ہوتا ہے ایک بار تو
وہ ضرور ہوشیار کر دے گا۔ بعد ازاں آپ پھر غافل
ہو کر سو جائیں۔ وہ اپنی ڈیوٹی سے سبکدوش ہو چکا۔ وہ اپنا
کام کر چکا۔

اس عمل سے آپ نتیجہ اٹھائیں کہ دنیا میں ہمزاد کا بھی

ضرور کوئی ہستی ہے۔ جو آپ سے ست پر ضرور عمل کر سکتی
ہے۔ آپ اپنے ہمزاد سے دور رہیں۔ وہ آپ کے حق
میں بہت زیادہ مفید ثابت ہوگا۔ آپ ہمزاد سے اس قسم
کے کام سے لیں گے کہ دوسرے آدمی اس کو بادی یا کچھ
اور خیال کریں گے۔ تھوڑی دیر میں دائرہ حال معلوم کرینا
کھولی سولی چیز کو تلاش کرنا۔ کسی کو ملے کرنا۔ ایک نہایت
سہل اور آسان کام ہو جائے گا۔

اس کتاب میں ہمزاد کی خبر کرنے کا نہایت سہل اور
آسان طریقہ قلمبند کیا گیا ہے۔

عامل کیلئے ضروری شرائط

اول اپنا عمل ایک ایسے وقت میں شروع کریں جو باقی
الگ تھلک ہو اور اس وقت جبکہ عمل شروع ہو گا آدمی
کا آواز کان میں نہ آئے کیوں کہ آدمیوں کی آواز سے خیالات
نہیں ہو جاتے ہیں۔ اور خیال تبدیل ہو جاتے ہیں۔ دوست
صوفی پر پورا نہیں ہوتا عامل اپنے کام میں ماحول رہ جاتا ہے
وہ سیکھ رہا ہوتا پائے۔ اگر ممکن ہو سکے تو ایک آدمی
سے ہی انتخاب کر لینا بہتر ہے۔ دو کم وہ مگر جس میں ہمزاد
یا ماحول صاف سمجھ کر رہنا چاہیے۔ اگر وہ ماحول میں آئے

چڑنا یا سفیدی کراہیں چاہیے۔ تاکہ وہ صاف اور چمکدار ہو جائے
تاکہ اس کی دیواریں پر سایہ بخوبی طور نظر آ سکے۔ سوئم عمل کرتے
وقت اپنے قریب خوشبو مثلاً عود، عنبر، روان یا اگر تبن وغیرہ
علاج میں چاہیے۔ اور اپنے کپڑوں کو بھی عطر اور خوشبویات
سے بھانپنا چاہیے۔ ہمارے کپڑے ناپاک نہیں بلکہ پاک صاف ہوں
تو اور ہم اچھا ہو جس قدر عامل صاف ہوگا اس قدر مزاد
بھی جلدی تیز ہو جائے گا۔ اس کے کپڑے اچھے ہونے چاہیں۔
۵۔ پنہ۔ اس اپنا وہ لباس جس کو عمل کے وقت استعمال رتا
ہے۔ میلہ رکھ دینا چاہیے۔ تاکہ وہ اسی وقت اپنے کام
میں لائے۔

۶۔ ششم۔ کپڑے سفید ہوں تو بہتر ہے۔

۷۔ سہم۔ عامل فحاکم کھائے اور کھانا کھانے کے دو یا تین
کھنے کے بعد عمل شروع کرے۔ کھانا کھاتے ہی عمل نہ شروع کر
دے۔ یہ سب اس وقت معدہ خوراک کو سہم کرنے کا کام دے گا
ایک چیز۔ دو ہم نہ دینے چاہیں

۸۔ ہشتم۔ عمل شروع کرتے پہلے ہر قسم کے خیال اپنے دل و دماغ
سے نکال دینے چاہیں۔ اگر اشیاء عمل میں کسی اور بات کا خیال آگیا
تو عمل پورا نہ کرے۔

۹۔ نهم۔ عمل کرنے سے پہلے ایک دائرہ کھینچ لینا چاہیے اور اس

دائرے کے درمیان بیٹھ کر اپنا عمل شروع کرنا چاہیے۔ دائرہ صاف
نکھنا چاہیے۔

۱۰۔ دهم۔ عامل کو اپنے دل سے خوف اور ڈر نکال دینا چاہیے۔ عامل
نڈر ہونا چاہیے۔ اگر عامل اٹھتے عمل میں ڈر ہلے گا۔ تو اس
کو نکلنا کہ خطرے کا اندیشہ ہے۔

۱۱۔ یازدہم۔ اگر عمل کرتے وقت کچھ نظر آئے تو اس سے ڈرنا نہ
چاہیے۔ بیوں کو وہ اس دائرے سے باہر ہی رہے گا۔ جو تم کھینچو گے
وہ باہر سے ہی ڈرائے گا۔ دائرے میں ہرگز ہرگز داخل نہ ہوگا دائرہ
خاص طور پر عامل اپنی حفاظت کے لئے بنایا ہے۔ تاکہ وہ ہر قسم
کے خطرات سے محفوظ رہے۔

۱۲۔ دوازدہم۔ عامل طہیت لٹھا استعمال کرے تاکہ وہ جلد از جلد ہضم
ہو جائے۔ اور معدہ بھی اپنے کام سے فارغ ہو کر دوسرا کام کرنے
کے لئے تیار ہو جائے۔

تدرب بلا شکر لکھ کر عمل کرنے سے بعد اپنا عمل شروع کرے اور استقلال
کے کام سے۔ چند دنوں کے بعد وہ ہمزاد کو فرد تیسرے کرے گا اگر
ہمزاد تیسرے سرگیا تو عامل کی زندگی میں انقلاب پیدا ہو جائے گا۔ وہ
نہایت عیش و عشرت کی زندگی بسر کرے گا۔ دنیا میں راحت و آرام
حاصل ہو جائے گا۔ بقا سب سے پہلے ہمزاد کو تیسرے کر لینا چاہیے
جاری کتاب کا پہلا سبق تیسرے ہمزاد سے۔ دوسرے باب میں ہم دوا

تغیر کرنے کا طریقہ بتایا گیا ہے جو باطل مان اور سہل ہے۔

تغیر مزاج کا سہل طریقہ

نصف شب کو رہ جانے سے بعد اپنے کمرے میں داخل ہو جاؤ جو اس کام کے لئے آپ نے منتخب کر لیا ہے۔

اس میں داخل ہونے سے بعد ایک دائرہ کھینچو اور اس کے اندر بیٹھ کر اپنی پشت پر ایک میپ روشن کرو۔ مگر وہ میپ اس قدر بلند مقام پر ہو کہ تمہارا پورا سایہ تمہارے سانسے دیوار پر پڑنے لگے۔

میپ روشن کر کے مغرب کی طرف رخ کر کے بیٹھ جاؤ اور اپنے سایہ کی پیشانی پر نقشہ جاؤ۔ اور غور سے اس کی پیشانی دیکھتے رہو۔ واضح رہے کہ آئینے میں ادھر تو تمہارا واضح کسی اور طرف نہ جائے۔ دوئم آنکھ کی تپنی نہ چھپے۔ سوئم اپنے من چہرے کا تعویذ دل میں رہے۔ اور یہ خیال رہے کہ میرا مزاج میں سے نمود سامنے بیٹھا ہوا ہوں۔

پہلے دن جب تک نگاہ جم سکے جاؤ۔ اس دن جلدی ہی تک جاؤ گے۔

دوسرے ہی دن اس طرح کرو۔ اور برابر غور سے اپنے رانے کی پیشانی کو دیکھتے رہو۔ جب تک آنکھیں تک نہ جائیں اس پر ہے

نظر نہ اٹھاؤ۔

تقریبی دیر بعد وہ سایہ رنگ بدلتے گا۔ اور تمہاری آنکھوں میں کچھ تکلیف پیدا ہو جائے گی۔ اس طرح وہ جاؤں کر رہے دن کے عمل کے بعد وہ سایہ حرکت کرتے لگے گا۔ اس سے باطل نہ ڈرنا چاہیے۔

کئی بار عجیب و غریب چیزیں آپ کے سامنے بھی آئیں گی۔ کہیں تمہارا ہمزاد خوبصورت عورت کی شکل میں آئے گا۔ اس وقت اپنے دل کو قابو میں رکھنا چاہیے۔

میں دن کے بعد تمہاری نگاہ ٹھیک ہو جائے گی۔ اور تمہارا سایہ تقریبی دیر نظر جانے کے بعد انسان کی طرح نظر آنے لگے گا۔ وہ ہی تمہارا ہمزاد ہے۔

ہمزاد کئی بار آئے گا۔ اور وہ ہم سے بوسے گا۔ بھی جب عمل شروع کر دے۔ تو آنکھوں کے تپنے اندر میرا سمجھاتا جائے گا۔ اور تقریبی دیر بعد وہ مجھ بادل روشن اور منور ہو جائے گا۔ میپ کی روشنی ٹھیک ہو جائے گی۔ ہم اس وقت اندھیرے میں بیٹھے ہوئے معلوم ہو گے۔ اور تمہارا سایہ روشن میں حرکت کر دے گا۔

دوسرے دن وہ عمل پختہ ہو جائے گا۔ اور ایک دن ایسا آئے گا کہ تمام دنیا اس میں شریک ہو جائے گی۔

ایسا وقت بھی تم کو ملے گا کہ ایک اور تمہارا ہم شریک بنے گا۔

یا مقابل اتنی پانچ ماہ سے ہوئے بیٹھا ہوگا۔

اس کو دیکھ کر ڈر نہ بانا چاہیے۔ وہ سبزا ہے۔ اگر آپ اس کو شردہ میں دیکھ کر ڈر گئے تو اس صودت میں شہادی جان کا نکتہ ہے۔

بہذا عمل کر کے سے اپنے دل و دماغ کو اچھی طرح سے مضبوط کرو۔ اور پھر سبزا کو تسخیر کرو۔

اگر کام جلد ختم نہ ہو تو حوصلہ نہ ہارنا چاہیے۔ اس عمل کو بار بار پائیس دن کی منت مادی دیکھنا چاہیے۔ امید ہے کہ پائیس دن برابر کرنے کے بعد اگر آپ نہ ڈرے تو سبزا کو خود تسخیر کر گئے۔

یہ ہے ایک ثابت آسان اور سہل طریقہ تسخیر سبزا کا۔ اس میں نہ پڑنے کی ضرورت ہے۔ نہ جھٹل یا دیر یا پربانے کی ضرورت سے اپنے گھر بیٹھے ہی بیٹھے سبزا کو قابو کراد اور عامل بن جاؤ۔

سبزاؤں سے کام لینا

جب تم نہ ڈرو گے اور برابر اس کو دیکھتے رہو گے تو سبزاؤں خود اپنی جگہ سے اٹھنے لگا۔ اور تمہارے قریب آئے گا۔ وہ تم سے چھپے گا جتاؤ مجھے کس واسطہ طلب کیا ہے۔ تم اس کو جواب دینا جو کام اس وقت کرنا منظور ہو وہ اپنی زبان پر لانا وہ فوراً تمہارے حکم کی تعمیل کرے گا۔ اس دن سے تم سبزاؤں کے عامل ہو۔ پس سبزاؤں کو

طلب کرنا چاہیے۔ نہایت ہی عجیب و غریب طریقہ ہے۔ اگر سبزاؤں تمہارے پاس آیا اور اس سے تم کے سوال کا جواب تم نے دیا تو جواب تو یہاں تو درست نہیں۔ وہ جو پوچھے اس کا جواب دے۔ اور اپنے سب سے اس کے کام کو وہ اس دن کے لہذا نظام ہے۔ اگر تم سب سے کام لو گے۔ تو تم ہمیشہ اپنے سبزاؤں پر ایسی طرح غالب رہو گے۔ اور مرتے دم تک اپنے سبزاؤں سے کام لیتے رہو گے۔ وہ نہایت فرمانبردار ہیں سے تمہارے کہنے کے مطابق کرتا رہے گا اور تابع فرمان رہے گا۔

سبزاؤں سے ناجائز کام نہ کرنا لینا چاہیے

۱۔ کسی بے کام کے لئے سبزاؤں کو تحلیف دے۔ نہ وہ دشمن بن جائے گا۔ نہ وہ تمہارے لئے بابت اس سے کچھ دریافت کرے گی۔ نہ وہ چوری یا یہ ساشی کے لئے اس کو حکم نہ دیں۔ نہ کام کام میں سبزاؤں سے مدد نہ لیں۔ بلکہ خاص خاص کام پر اور موقع پر اس کو طلب کیا جائے سبزاؤں سے وہ کام لینا چاہیے۔ جو انسان خود نہ کر سکے۔ جب کسی کام کو انجام تک پہنچانا میں آپ مجبور ہو جائیں۔ اس وقت سبزاؤں کو طلب کر کے اس کو کام کے لئے کہیں۔ وہ خود اس کام کو پورا کر دے گا اور سبزاؤں سے وہ کام لینا چاہیے۔ ایک پر بھی کام لینا تو ضرور ہے۔

انہوں نے جو جہاں اختیار ہے
ہم نیک و بد مقرر کر تیلے جاتے ہیں۔
دقیقہ سزا کا پہلا سبق ختم ہوا۔

مسکریزم کا طریقہ

مسکریزم۔

آج کل دنیا میں اس علم کی عدم بھی ہوئی ہے اور مرط سے
مسکریزم کی آمادیں کوئی نہیں ہیں۔

مسکریزم دراصل ہر ایک شے ہے۔ مسکریزم کے حامل
کو مسکریزم کہتے ہیں۔ اس کا عمل اپنے ہاتھوں اور آنکھوں کی تقابلی
پاد و برضا کو عجیب و غریب کام سے کرنا ہے۔ تقابلی قوت کا
وہ سزا نام مسکریزم ہے۔

انگریز اس علم کو بحیرہ اس لئے ہیں۔

مسکریزم کے ذریعے ہر شخص اپنے نفس پر غالب آسکتا ہے اور
اپنے نفس پر پورا پورا قابو پاسکتا ہے۔

مسکریزم کا عالم اپنے ضمیر کے خلاف ہرگز مرگہ کام نہ کرے گا
بلکہ اس کو ضمیر بتائے گا۔ اس طرح وہ کام کرے گا۔

مسکریزم کا حامل نیک اور پاک دامن بن جاتا ہے۔ اس کے
جہاں میں زمین و آسمان کا فرق ہو جاتا ہے۔ اس کا ضمیر بہت کاموں

کے کات اس کو راغب نہیں ہونے دیتا۔ حال ایک ایک شخص
اور فرشتہ سیرت انسان بن جاتا ہے۔
مسکریزم اپنے حامل کو بلند خیال، شجاع، دلیر، بلند قدم و
دیتا ہے۔ مسکریزم استقلال سے لئے نہایت مفید ہے۔
مسکریزم کے بے شمار فوائد ہیں۔

مسکریزم کے فوائد

فرض کیا میں معصیت ہوں اور مسکریزم کا حامل ہوں تو میری
تعلیف کا پڑنے والے پر اس قدر اثر پڑے گا۔ کہ وہ جو کچھ
غالب میں لکھ دیا گیا ہے اس پر عمل کرنے کے لئے تیار ہو جائیگا۔

اگر میں بیکار ہوں اور بیکار ہوتے ہوئے مسکریزم کا حامل
ہوں۔ تو میرے بیکار ہونے کے دلوں پر بہت زیادہ اثر پڑے
گا۔ اور میں جس طرح پاسوں گا ان سے کام لوں گا۔

مسکریزم کا حامل اپنی آنکھوں کے اشارے سے آدمی کو گرا
سکتا ہے۔ گرا سوئے کو اٹھا سکتا ہے۔ ایک جگہ بیٹھے
دور کی بات معلوم کر سکتا ہے۔

حامل اپنے معمول سے بہت عجیب و غریب کام کر سکتا ہے۔
جس قدر تقابلی پاد و برضا جلتے گی۔ اسی قدر کام میں آج
کے کا حامل طاقتور اور مضبوط ہوگا۔ تو وہ بہت سے کاموں

سیکھ جائے گا۔ اور اپنے معمول کو بہت جلد بے ہوش کر کے
لا۔

معمول کو بے ہوش کر دینے کے بعد اس سے جو کچھ معلوم
کرنا چاہیں وہ بات کریں وہ صحیح صحیح بتائے گا۔

۱۔ مہر نام کا حامل پاک اور صاف دہے اس کے بدن پر
خلافت اور کثافت برائے نام میں نہ ہونی چاہیے۔

۲۔ عالم راست ہادی اور دیانتداری اختیار کرے سلامت میں
پہنچے کبھی جھوٹ کو کام میں نہ لائے۔ جھوٹ سے حق الامکان
پرہیز کرے اور دودھ گوشت سے گریز کرے۔

۳۔ حامل کسی باغور مثلاً سانپ، بکھیو، شیر، بھیریا وغیرہ سے
بھیجا نہ ڈرے وہ اپنے دل میں مصمم ارادہ کرے کہ دنیا میں
کوئی چیز بھی مجھے ذرا بھی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ حامل خود داری
اختیار کرے۔

۴۔ لاپچ اور حرص، طمع سے کنار کشی لازم ہے لاپچ انسان
کو ڈبو دیتا ہے۔ اور یہ کامیاب ہونے میں مددگار ہوتا ہے
حرص انسان کو آگے نہیں بڑھنے دیتی۔

۵۔ حامل خواہ مند ہو یا مسلمان مگر اس کو پرہیز اور عبادت
خود کرنی چاہیے۔ مہر نام میں برتاؤ دنیا کو ماضی ماضی
کے خدا پرست موجود ہے اور ہر ایک کو دیکھتا ہے۔ کوئی بات

اس سے پوشیدہ نہیں تمام باتیں اس پر انکھ میں آتیں
ہیں۔ وہ عالم الغیب ہے۔ عجب کی باتیں ہیں اس طرح سے
باتاتا ہے۔

آنکھوں میں مقناطیسی قوت

حامل کو چاہیے کہ وہ اپنی آنکھوں میں مقناطیسی قوت بڑھائے
لیکن اس قوت کو بڑھانے کے لئے یکسوئی اور تخلیق کی سنت ضروری
ہے۔ جب تک تہنات کا موقع اور طبیعت میں یکسوئی نہ ہوگی
اس وقت تک اس علم کا حامل ہونا ممکن ہے۔

طریقہ

ایک مربع نمٹ سفید کاغذ کو اور اس کے درمیان سوراخ
مربع کا دائرہ بنانا شکل دیکھیے۔ وہ نشان اس قدر سیاہ اور کالا
ہو کہ اس میں کسی کی نوک کے برابر ہی سفیدی نہ رہے اس

نشان



کا سفیدی متبادری فقط نظر سے نصف نمٹ
بلند ہو یعنی جب تم حل کرنے کے لئے بھیجی
تو اپنی نگاہ اس کا اس قدر قوت کی طرف دیکھو

وہ نشان اس سیاہ نقطے کو خود سے دیکھتے رہو اور اپنی پتلی
نہ دو۔ شروع میں تو تہادی آنکھ بہت جلد تک جائے گی مگر

کوشش کرتے رہے اور بار بار غصہ سے دیکھتے رہتا۔
تین بار روز کے بعد ایسا معلوم ہوا کہ بادل سے اٹنے
لگے۔ جب آواز دی کہ تھوڑی گھبراہٹ اس واقعے پر ہونے لگی،
مگر ایسا معلوم ہوا کہ وہ بادل ابھی اس کے پاس ہی ہیں۔
اور وہ بادل پہلے سے ہیں۔ اور گھبراہٹ گھٹا کر
نظر آنے لگی۔

مقبوری کی نماز جلد تک جاتی ہے اور اس کی آنکھوں
میں پانی بھر آتا ہے۔ مگر کوشش کرنی چاہیے۔

مقبورے حرم سے بند آنکھ کی تپتی جھپکنی دور مریض کی اد
بہت بہت دیر تک بغیر ایک جھپکائی اس کو دیکھنے لگاؤں
مگر اس وقت جب اپنی آنکھوں کی مقناطیس قوت بڑھائی
شروع کر اپنے دل سے تمام خیالات نکال دو اس وقت تندرست
دل میں کسی قسم کے خیالات اور تفرکات نہ ہوتے یا نہ
اس وقت تھوڑی سی حالت ہونی چاہیے۔ تو اس طرح وہم نہ
رہیال سے بالکل آزاد ہو۔

اگر اس قسم کے خیالات دل میں ہوں گے تو جلد کامیاب نہ ہوا
بہت مشکل بات ہے۔ مقناطیسی قوت اسی حالت میں رہے نہ
سب سے طبیعت آزاد ہو اور تھوڑی تمام قوتیں ایک ہی
وقت تک جائیں۔

جب تھوڑی گھبراہٹ اس سیاہ داغ پر ایک لمحہ تک
ہونے لگی تو وہ سیاہ داغ بالکل سفید نظر آنے لگا۔
بلکہ اور زیادہ کوشش سے وہ روشن اور منور نظر آنے
لگے گا وہ گھومتا ہوا نظر آنے لگے گا۔

جب تم یہاں تک کامیاب ہو جاؤ تو سمجھ لینا کہ تم اپنے
مقدمہ میں کامیاب ہو گئے۔ اور تھوڑی آنکھوں کی محنت
بڑھ گئی۔

جب یہ حالت برپا ہو گئی۔ تو جس چیز کی قوت کم
ہو کر رہ گئی تو وہ تغیر ہو جائے گی۔ اگر کسی آدمی کو دیکھو گے
تو وہ بھی طبیعت اور خواہشات ہو جائے گا۔ وہ تھوڑے کچھ پر عمل
کرتا گا۔ جو نام تم اس سے رکھ رہے ہو۔

پہلے کسی کمزور بازر پر عمل کرو اور گھور کر اس کو دیکھو
جب اس پر تھوڑی آنکھ کا اثر کام کرنے لگے تو پھر اس سے
زیادہ طاقتور بازر سے کام لو۔ رفتہ رفتہ انسان پر اپنا رنگ
جاء۔ اور اس کو طور سے دیکھو دل میں کہو۔

۱۔ آ۔ آ۔ آ۔ آ۔ آ۔ آ۔ میں تجھ کو بلاتا ہوں میں تیرا منتظر ہوں
بلکہ آ۔ میری بات سن۔

چونکہ آنکھوں کی مقناطیسی قوت بڑھ گئی اس سے اس کا
کام ر اور ہر ایک کو تغیر کر لو۔

کمزور آدمی پر یہ طاقت بہت جلد اپنا اثر دکھائے گی اور بہت جلد اس کو مطیع اور فرمانبردار کرے گی۔ وہ تمہاری کیسی طاقت سے تعجب رہ جائے گا۔

ایک کہانی

ایک دن کوئی مکسنے کے اسٹیشن پر اترا۔ اس وقت اس کا ایک دوست اس کے ساتھ سفر کر رہا تھا۔ وہ مطلق نہ جانتا تھا کہ یہ شخص سمراڑ ہے۔ آج تک کسی کو یہاں اس کی بابت کچھ ہی علم نہ تھا۔

وہ دو ذوق پلٹ غلام پر پہلی دہے تھے اب تک ایک مین اور غرب صورت عورت قریب سے گزری وہ بہت زیادہ قبول صورت تھی۔ اس کی شکل زاہد قریب اور عابد کش تھی۔ اس کی نگاہیں نہایت سحر آمیز تھیں۔ مستانی تھی۔ ہر ایک آدمی کی نگاہیں خواہ مخواہ اس پر لگ جاتی تھیں۔ فوجانوں کی اس پر نگاہیں لگی جاتیں۔

وہ خرام ناز سے ہزاروں کو بیل کرتی ہوئی ایک طرف کو جا رہی تھی۔ ایک نے اپنے دوست کے ہاتھ میں پیچی لی اور مکتے ہوئے کہا۔

”دوست یہ کس قدر خوبصورت ہے۔“

ہاں۔ بے تر خوبصورت۔ اس نے جواب دیا لیکن کیا اس نے اگر آپ فرمائیں تو میں اس کو اس جگہ بلاؤں میں اس کو ایک اشارے میں بلا سکتا ہوں۔

اس نے اس کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا۔

ماش اللہ آپ ایسے ہی ہیں۔ جہاں جان نہ پہچان اس صورت میں آپ اس کو کس طرح بلا سکتے ہو۔ معلوم ہوتا ہے مذاق آپ کی فطرت میں موجود ہے۔ آپ دل لگی کر رہے ہیں۔

بہنیں صاحب میں وہ کبھی نہیں کر رہا ہوں بلکہ اس کو اس بلا سکتا ہوں۔

”اچھا تو بلاؤ گے۔“

اتنا اس نے سنا اور کھو کر اس عورت کی طرف دیکھا اور اپنے منہ میں بڑبڑا کر کہا۔

شہر۔ ادھر آ۔ میں تجھے بلانا چاہتا ہوں۔ ہاں جلد آ۔ میں تیرا منتظر ہوں۔

اتنا اس نے کہا۔ اور وہ عورت جبکہ دس بارہ قدم راستہ طے کر چکی تھی۔ غشکی اور ایک جگہ روک کر ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

متوڑی دیر بعد وہ ان کے قریب آئی اور ان کو چہرے سے دیکھ کر واپس ہو گئی۔ دیکھ کر ایک دوست بولا۔

دیکھا آپ نے بلا بھی لیا یا نہیں بنا

اس نے ایک اور قہقہہ دکھایا اور اس کی بات کا اعتبار نہ کرتے ہوئے کہا۔ وہ بیول کر یلیں آگئی ہوگی۔
"نہیں۔ میں نے اس کو بلیا تھا۔ جیب وہ آئی۔"

اچھا اس دفعہ پھر بلاؤ۔

بہت اچھا اس نے کہا اور دوبارہ اس کی طرف گھور کر دیکھنے کے بعد وہی فقرے اور کچے وہ عورت بطور سابقہ دلی اور دوبارہ ان کے پاس آئی۔

پانچ منٹ ٹھہرنے کے بعد وہ دوبارہ چلی گئی۔ اس نے پھر اپنے دوست کا مذاق اڑایا اور اس کو کہا کہ وہ کسی اور کے دھوکے میں لیاں آگئی ہوگی۔ اس کو ہم پر دھوکہ ہوا ہوگا۔ کوئی اس کا رشہ داد ہوگا۔ جس کی شکل ہم دونوں میں سے ایک سے مزید ملتی ہوگی۔ اس دیر سے وہ اپنا شک و دور کرنے کرنے کے لئے اس یکہ آگئی ہوگی۔

اس کو میری بات سن کر غصہ آگیا۔ اس نے دوبارہ اس حسین اور خوبصورت لڑکی کی طرف غور سے دیکھا اور اپنی غلط فہمی کشش سے اس لڑکی کو دوبارہ اپنی طرف کھینچ لیا۔
وہ سر بارہ آئی اور بولی۔

کیا آپ نے مجھے آواز دی تھی۔ انا کہہ کہ وہ ان کے قریب آئی تھی پر مجھے لگی۔ یہ دیکھ کر اس کے دوست کی حیرت کی کچھ انتہا

رہی تھی مجھ پر سکتے ساکاری ہوگی۔ اس کا دم گھٹنے کا آواز مجھے معلوم ہوا۔ کہ اس کا دوست صدمہ مانتا ہے۔ اور یہ اپنے اس علم کے ذریعہ بڑے عجیب و غریب کام سے سکتا ہے۔

وہ عورت نصف گھٹنے تک ان کے پاس ہی بیٹھی رہی۔

عالم دوست نے اس طرف دیکھا اور آہستہ سے سکرایا میں نے اشارے سے اس کو سکرایا کہ میں اس کا قائل ہوں میں اس سے سمجھ لیا کہ میں اس کے کام کو معلوم کر چکا ہوں اور اپنی طرف اشارہ ہی دکھا چکا ہوں۔ تب اس نے اپنی نرم نگاہیں اس خوبصورت عورت پر ڈالیں اور نہایت ہی دلی آواز میں بولا جاؤ اب جاؤ۔ میرا کام سچا۔ تم اپنا کام ختم کر چکیں۔ اچانک وہ عورت لپڑا کر اپنی جگہ سے اٹھی اور بلدی بلدی قدم بڑھاتی ہوئی ایک طرف کو روانہ ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ان کی نگاہوں سے غائب ہو گئی۔

اس نے اٹھ کر اپنے دوست کو چھاتی سے نکالیا اور اپنے پرورش نشکوں میں گویا ہوا کہ تم واقعی ذریعہ دوست عالم ہو۔ صدمہ نرم خوب جانتے ہو۔ وہ سکرایا نہ ناموش ہو۔

عالم او معمول

صدمہ ایک ایسا علم ہے کہ اس کے ذریعہ انسان کو

بیلہی دور کی جاسکتی ہے۔ اس کا عامل ضعیف سے ضعیف بیمار
کو امید سے پہلے اچھا کر دیتا ہے۔ آہل اگرچہ اس علم کو جاننے والے
بہت کم ہیں۔ اسی لئے اس کا زیادہ چرچہ نہیں ہے۔
عامل کو معمول بنانے سے پہلے اپنے ہاتھوں کی طاقت بڑھانی چاہئے
ہاتھوں کی مقناطیسی قوت سے معمول پر بڑا زبردست اثر پڑتا ہے۔

ہاتھوں کی قوت بڑھانے کا طریقہ

کئی میز یا ایک پر اپنے ہاتھ پاؤں گزار کر ہاتھ کے ہاتھ کا
اور میز کی سطح کا حامل بہت کم ہونا چاہئے۔ لیکن اتنا کم ہی نہ
ہو۔ کہ ہاتھ ہاتھ میز کی سطح سے لگ جائے۔
اپنے ہاتھ کو بار بار میز کی سطح کے قریب سے گزارو اور اپنے
قریب لاکر ہاتھوں کو جھٹکا دیتے رہو۔ یہ عمل روزانہ جاری رکھو
تھوڑے عرصے بعد ہاتھ کے ہاتھ اس قدر طاقتور ہو جائیں گے کہ ان
میں کسی قسم کی تکلیف یا کمزوری نہ محسوس ہوگی۔

جب ہاتھ کے ہاتھ کی مقناطیسی طاقت بڑھ جائے گی تو ہتھالی
ہتھالی میں سے ایک ہتھالی اور طبیعت میں جو نکلے گئے گی پس وہی
مقناطیسی ہوا ہے یہ ہی ہوا برقی پاد ہے اسی پاد سے عام یا
باتا ہے۔ اور یہ ہی طاقت ہر قسم کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے
دوروں کو بے ہوش کر دیتی ہے مگر کئی گھنٹے آدمی کو سلا

دیتی ہے۔

استقامت کے طور پر سب سے پہلے اس کا عمل کمزور ہاتھوں
پر کرنا شروع کرو۔ جب ان پر چوتھے اثر تو پھر معمول سے
بھی کام لو۔

جب عامل ہاتھ کے طریقے سے بے ہوش ہو جائے تو اس
کی بے ہوشی میں آپ اس سے ہر ایک بات دریافت کر سکتے
ہیں۔ وہ آپ کو صبح صبح جواب دے گا۔ معمول ایک بجے پڑا
پڑا نیا ہاتھ دور دور کی خبر دے سکتا ہے۔

جب ہتھالی آئینوں کی اور ہاتھوں کی مقناطیسی قوت بڑھ جائے
تو آپ اپنا ایک معمول بنائیں۔ اور اس سے کام لیں مگر معمول
عامل سے کم تر اور کمزور ہونا چاہئے۔ عامل میں قدر طاقتور ہوگا
اتنی ہی بلکہ وہ معمول کو بے ہوش کرے گا اگر معمول زیادہ طاقتور
ہوگا۔ تو وہ بہت دیر میں بے ہوش ہوگا۔ شروع شروع کی ۱۰۱۱
پر عامل کو بھڑکانا نہ چاہئے۔

تھوڑے عرصے بعد عامل بلکہ بے ہوش ہو پایا کرے گا۔ اگر معمول
زیادہ دیر بے ہوش پڑا رہے اور اس کو کسی وجہ سے ہوشیار کرنا
ہر تر اپنے ہاتھ پاس کر۔ یعنی بجائے سر۔ سے پاؤں کی طرف
کے جانے کے پاؤں سے سر کی طرف سے باز مگر حامل اس کا
وجہ کہ معمول کے بدن سے عامل کا ہاتھ نہ چھو جائے۔

جیب معمول ہے ہر شے ہر جگہ۔ تو اس کو ٹھنڈا اور اس پر پادہ ڈھانپ دو۔ بعد ازاں اس سے سوال کرو کہ جواب دے گا۔ اگر کوئی جیب میں جو کچھ سرخا وہ بتا دے گا کہ کوئی شے لپٹا کر پتہ بتا دے گا۔ باریکی کی دوا بھی بتا دے گا کسی اور شے کی جگہ کی بھی سیر کر کے اس ملک کے حالات ظاہر کر دیگا۔

جیب معمول ہے ہوش پر ہائے تو اس سے پوچھو
 نشان نقش کہاں ہے وہ کیا کرتا ہے اس کی حالت کیسی ہے۔ اس جگہ کیا ہو رہا ہے۔ وہ خود آپ کو صحیح اور درست جواب دے گا۔

نوٹ

طریقہ۔ عامل معمول کو اپنے سامنے کھڑا کرے اور اس کو پہلے سے بتا دے کہ جس وقت میں ہاتھ پاس کر دوں معمول دل میں کہے۔ مجھ پر مقناطیسی خواب غالب آجائے اس وقت عامل اور معمول کا دعویٰ ان کی طرف نہ جہنا چاہیے کیونکہ اس کی سمجھ ضرورت ہے۔ عامل اپنی آنکھیں معمول کی آنکھوں میں ٹکاؤ دے اور اس کو ہدایت کر دے کہ ملک نہ جھپٹے۔

آنکھوں کی کشش اور ہاتھوں کی طاقت سے معمول پر مقناطیسی خواب بہت جلد غالب آجائے گا۔ اور معمول بے ہوش ہو جائے

مسموم ہیں چوں کہ مندرجہ ذیل چار طاقتوں سے کام لیا جاتا ہے۔

۱۔ دماغ ۲۔ بصارت ۳۔ نفس ۴۔ قلب۔

لہذا ان کو طاقتور بنانے کے لئے مندرجہ ذیل اشیاء معمول کرے تو اچھا ہے اور مفید ہے۔

دماغ کھلے۔ مغزیات دماغ دودھ، تازگی، اثرات نادرہ منہ تم کدو۔ استعمال کرے۔ عطر سونگے باؤں میں بادام دھن لکائے۔ محبت کو رقیق سے پرہیز کرے۔

بصارت کھلے۔ مغزیات بصر، داربینی، سیاہ مریچ، بادیاں، زعفران، انار، شکر، بڑھ دیکھے، بارخ کی سیر کرے۔ پھولوں سے طبیعت خوش کرے۔ آگ کی طرف زیادہ نہ دیکھے سورج کو بھی زیادہ نہ دیکھے۔ کثرت جامع سے پرہیز کریں۔

نفس کھلے۔ اس کے لئے سب سے زیادہ دو مانی غذائیں موسیقی اور واگ وغیرہ ہے۔ اچھے کھانے سے نفس و نظار دیکھے۔ جاب خائے کی سیر کرے گویا ہر حال میں اپنے دل کو خوش رکھے۔

قلب کھلے۔ مغزیات قلب، زعفران استعمال کرے۔ امروہ اور انار شیریں ہیں مغزیات قلب کے لئے مفید سے پانی، شکر، عسل، قند، شہد وغیرہ اچھی چیزیں ہیں۔

مسموم گرام میں میوں کا عرق میں بہت ٹھنڈا دھو کر کھائے۔

ہے۔

اگر عامل یہ خیال کرے کہ میں کمزور ہوں تو وہ ضرور ان چیزوں کو بار استعمال کرتا رہے تاکہ اس کی قوت کسی حال میں بھی کم نہ ہو۔ اگر عامل کمزور ہیں نہ ہو تو بھی وہ ان ادویات اور معریات کو استعمال کر سکتا ہے۔ کیونکہ یہ چیزیں نامزدہ ہی ہوتی ہیں اور عامل کو بہت جلد طاقتور بنادیں گی۔ جس کا یہ اثر ہے کہ وہ اپنی بہت جلد اپنے معمول سے کام لے سکے گا۔

معمول کو عامل ایک اشارے سے بہت سے کام لے سکتا ہے۔ وہ خود کسی دیر میں غیر کو بھی اپنا بنا سکتا ہے۔

وہ کبھی بھی کر سکتا ہے۔ مسریم کا عامل نیک طبیعت کا کام دینا چاہیے۔ جہاں تک ہو سکے عامل دانت بازی اختیار کرے اور دروغ گوئی سے حتی الامکان گریز کرتا رہے۔

مسریم مکینے کے اور بھی بہت سے تانے ہیں۔ مگر جو قاعدہ نہایت آسان اور سہل تھا۔ وہ اس کتاب میں لکھ دیا گیا ہے مسریم کے عالم کو چاہیے کہ وہ معمول سے مشق کے بعد اور کوئی پرمیکل مسالمت کا بابت برکو مرکز کچھ نہ دریافت کرے اور نہ کوئی شخص حال کو ان دو باتوں کو دریافت کرنے پر مجبور کرے۔

مردقی رازوں کی بابت بھی معمول سے کچھ دریافت کرے وہ

نہ بتائے گا۔

مثلاً اگر کوئی شخص دریافت کرے کہ میں کس دن مرناؤں گا یا کب مردوں گا۔ اس قسم کی باتیں معمول سے قطعاً نہ دریافت کرنی چاہیے۔

معمول کو زیادہ دیر تک بے ہوش نہ رکھنا چاہیے۔ اگر معمول گہرے خواب میں ہو تو اسے ہاتھ پاس کر کے اس کو خود ہی ہوشیار کرینا چاہیے۔ ورنہ اگر معمول زیادہ گہرے خواب میں نہ ہو تو وہ خود ہی ہوشیار ہو جاتا ہے اور عامل کو اسے زیادہ ہوشیار کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔

جادو اثر برقی گرفت یا محبت کا تیر

اس کے لئے بھی آنکھوں کی قوت بڑھانے کی ضرورت ہے اس میں اور مسریم میں فرق دراصل فرقی ہے۔ اس کا عامل جب پوری طرح عامل ہو جائے گا۔ تو اس کا زندگی کا حال عیش و عشرت ہوگی دنیا میں اس عزت اس کی وقعت بہت زیادہ ہو جائے گی۔ وہ اپنی آنکھ کے ایک امنے سے (اور نہ دانتوں سے) جس کو بھی چاہے طلب کر سکے گا۔

اگر اس کا عامل اپنے دشمن کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑ کر
 بائیں کرے گا۔ تو اس کے دشمن کا دل اندر کو ہٹے گا۔ وہ
 اپنے محسوس کرے گا۔ کہ اس کے جسم میں کسی نے آگ لگا دی وہ
 اپنی طبیعت میں بے چینی اور اضطراب میں محسوس کرے گا۔
 عامل سے اس کا دشمن کہیں نہ آنکھ نہ ملا سکے گا۔ عامل اپنی آنکھ
 کے ایک انداز سے اس سے اپنی مرضی کے موافق کام لے
 سکے گا۔ وہ جو چاہے گا۔ اس کی زبان سے کہہ سکے گا۔
 اگر کوئی شخص اس سے ملنا چاہے تو وہ اپنی کشش میں
 جادو اثر برقی کرنٹ یا جہت کے تیر سے اس کو اپنے قبضے
 میں نہایت آسانی سے کر سکتا ہے۔ برقی کرنٹ نہایت عجیب و غریب
 جہت کا تیر ہے۔ اس کا دارنماں نہیں جاتا۔

ایک دفعہ اس کے عامل نے اس سے اپنے دشمن
 کو اس قدر رام کیا کہ وہ اس کے تیروں پر گرنے لگا۔ جہت سے
 لئے یہ قوت بہت زیادہ مفید ہے۔ اس کا عمل ہی نہایت ہی
 آسان ہے۔ نہ کچھ پڑھنے کی ضرورت ہے نہ کچھ لکھنے کی ضرورت
 صرف ایک عمل طریقہ ہے اور اسی طریقے سے عامل اپنی قوت
 بڑھا سکتا ہے۔

یہ قوت چاند کی روشنی سے برعکس ہے۔ اور عامل چاند کی
 لاٹھ سے ہی رات کے وقت اپنی طاقت بڑھاتا جاتا ہے اور وہ

دفعہ رفتہ رفتہ اپنی طاقت اس قدر بڑھا پاتا ہے کہ پھر
 اس کا دارنماں نہیں جاتا۔ قیدی آواز میں تو بہت ٹوٹا ہے
 عمل شروع کر دیتا ہے۔ مگر کچھ عرصہ بعد اس کا شعور پورا
 ہو جاتا ہے تو وہ ہلکا جاتا ہے۔

قیدی کو اپنا شوق ہر وقت تازہ رکھنا چاہیے۔ اور وہ اپنا
 برقی کرنٹ آہستہ آہستہ بڑھاتا رہے۔ جب وہ پورا عامل
 بنے گا۔ تو اس کا محبت کا تیر ٹھیک نشانہ پڑے گا۔
 دوسرے سبق میں ہم نے بتا دیا ہے کہ مسریم کے طریق
 پر کیم ٹک آنکھوں کی مقناطیس قوت بڑھائی جاتی ہے۔
 اس سبق میں ہم برقی کرنٹ کا طریقہ درج کرتے ہیں۔

پہلا طریقہ

چاند کیا ہے دراصل ایک مادی شے ہے جو ہماری زمین کی
 اصل ایک ہے۔ وہ نباتات خود چمک دار نہیں بلکہ سورج
 کی روشنی سے اس کو چمکدار بنا دیا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ پہلی دوری، قمری اور چوتھی دوری کو
 بصورت ہلال نظر آتا ہے۔ بعد ازاں پانچویں، چھٹی، ساتویں
 اور آٹھویں کو نصف دائرے کی شکل میں ہو جاتا ہے اور اسی

بند پورا پاند میں ماہ کامل بن جاتا ہے۔ میں اس کا مطلب

یہ ہوا کہ تاریخ کے ساتھ پاند میں تبدیلی
ہو جاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یوں خیال
کرنا چاہیے۔ کہ جتنے مہ پر آفتاب عاتاب
کی کرنیں پاند پر پڑتی ہیں۔ اتنا ہی مہ
اس کا روشن اور منور ہو جاتا ہے اور
چمکنے لگتا ہے۔ اگر پاند بذات خود روشن
یا منور ہوتا تو اس کی شبیلیں ہرگز ہرگز
نہ بدلتیں مثال کے طور پر سورج کو تو
وہ بذات خود روشن ہے۔ اس لئے
وہ پورا ہی چمکتا ہے اس کی شکل میں
پاند کی طرح بغیر تبدیلی واقع نہیں ہوتا
اگر وہ تاریک ہوتا تو اس کی شکل ہی

پاند کی طرح تبدیل ہوتی اور وہ پاند کی طرح ۲۴۔۳۰ تاریخ کو نظر
نہ آتا۔

اس کا یہ مطلب ہوا کہ سورج کی اس روشنی سے جو پاند پڑتی
کے بعد ہماری زمین تک پہنچتی ہے ہم اس روشنی سے اپنا برقی
کرنش پیدا کر سکتے ہیں۔

۱۔ عمل و تاریخ کے بعد سے شروع کرنا چاہیے۔ اور ۲۲ تاریخ



کامل کر کے رہنا چاہیے۔ پاند کی روشنی سے آنکھوں کی طاقت
بڑھ جائے گی۔ اور بہت کا تر بہت جلد حاصل ہو جائے گا جو بہت
عملی ثابت ہوگا۔

طرز لقیہ۔ پنگ پر لیٹ جاؤ اور اپنی نگاہیں پاند پر گاڑ دو مگر
پنگ نہ جھپکوتے عرصے تک آپ پاند سے آنکھیں ملا سکیں ملائیں
اور خوب غور سے اس کو دیکھنے کی کوشش کریں۔

یہ عمل اس وقت کرنا چاہیے جبکہ خواب بالکل سبب ہو چکی ہو
اور تھکاوٹ تمام قوتوں ایک ہی طرف لگ جائیں۔ اور وہ تم کو
جہاد کی مرضی کے مطابق کام دیں۔

اس طرح تم بہت جلد کامیاب ہو جاؤ گے۔

پہلے دوسرے دن تو تم بہت جلد تنگ جاؤ گے اور تھکاوٹ آنکھوں
سے گرم گرم پانی نکلنے لگے گا۔

روزانہ برابر کوشش کرتے رہو۔

جب تم اس قابل ہو جاؤ گے کہ ایک گفتگو کامل اس سے
کامیاب ہو سکے اس وقت پاند کا رنگ بالکل بدل جائے گا
اور تم کو بالکل سرخ نظر آنے لگے گا۔ اس حالت میں یہی
عمل اپنا عمل جاری رکھو۔ تھوڑے دنوں کے بعد جب تم پاند
کی روشنی سے تھکاوٹ اٹھا کر دیکھو گے اس کا قرص دنگ بدل جائے گا
اور اس کا رنگ بالکل سفید نظر آنے لگیں گی اور کئی دن

اس کی غلطی ہے جو وہ تدریج کی دی ہوئی طاقت سے کوئی مفید کام نہیں لیتا اور دوسروں کی خوشامد اور منت کرتا ہوتا ہے۔

طریقہ۔ دوپہر کو جبکہ سورج اپنی پوری تیز رفتاری کے ساتھ آسمان پر چل رہا ہو اس وقت اس سے آنکھ ملاؤ اسے دوسرے دن تو اس کو ایک منٹ بھی دیکھنا مشکل ہو جائے گا۔ اور جب اس کی طرف دیکھو گے آنکھوں میں پانی بھر آئیگا آنکھوں کے اندر اور تاریکی چھا جائے گی۔ دماغ جگرانے لگے گا۔

جوں جوں دن گزرتے جائیں گے مٹھاری نظاریں پختہ ہوتی جائیں گی دماغ دہے کر سینک دکا کر ہرگز ہرگز سورج کی طرف نہ دیکھیں ورنہ بینائی سلب ہونے کا خطرہ ہے دوپہر جب آنکھ ملا کر سورج کی طرف اسے شائیں تو اپنی آنکھیں بند کر کے دوبارہ سورج کی طرف ان دونوں آنکھوں کو بند کر دو تاکہ بند آنکھوں پر ہی سورج کی کرنیں پڑ سکیں۔

اس عمل سے آنکھوں کی تکالیف جلد از جلد رفع ہو جایا کرے گی اور خطرے کا یہی اندیشہ نہ رہے گا۔

دورانہ ایک منٹ بڑھاتے جاؤ۔ یعنی پہلے دن پانچ منٹ نکالو جائی ہے تو دوسرے دن ۶ منٹ۔ تیسرے دن ۷ منٹ چوتھے دن ۸ منٹ پچھلے عرصے سے سورج سے آنکھ ملاؤ اتنے ہی عرصے

دنوں تک نہیں بند کر کے ہی اس وقت دیکھو جب ایک گھنٹہ کامل سورج سے آنکھ ملا سکو گے اور مٹھاری پلکیں نہ چھپک سکیں۔ اس وقت سمجھ لیتا کہ آپ پوری طرح سن ادا تیزم کے حامل ہو گئے اتنے عرصے نگاہ مٹھانے سے مٹھاری آنکھوں میں مقناطیس قوت پیدا ہو جائے گی۔ اور تم یہ محسوس کرو گے کہ کوئی چیز مٹھا رہی ہے اس سے آنکھوں کی راہ سے گزرتا سورج کی طرف جا رہی ہے دشمن کی ایک لائن بن جائے گی جو مٹھاری آنکھ سے لے کر سورج تک بند ہوگی۔

یہ مٹھاری آنکھ کا برقی کرنٹ ہے جو تم نے حاصل کر لیا ہے اس کرنٹ سے بہت سے کام لے سکتے ہیں۔

بیاداریوں کو تادم پہنچ سکتا ہے۔ دشمن اور معشوق میل و

مبارداری ہو جاتا ہے جنگی طرف آپ محبت سے دیکھیں گے وہی

جنگ کی طرف کھینچ آئیگا۔ اور جس کو آپ تمہاری فکر سے دیکھیں گے وہ

آپ کے دماغ میں آجائے گا۔ وہ تمہارے کانپنے لگے گا۔ اس کے دل

آپ کا خوف پیدا ہو جائے گا۔ وہ آپ سے ڈرنے لگے گا۔ آپ

پر کافور یا کوئی اور چیز دیکھ کر اس کو اپنے برقی کرنٹ سے آشنا

ہونے کی سطح سے بلند کر سکو گے اور حرکت پڑے سکو گے۔ اس طرح بہت

فائدہ اس برقی کرنٹ میں موجود ہیں جن کو محبت کا قریبی کہا

سکتا ہے۔

تعارفیت اندیشی کا خوفناک منظر

عامل کی خودکشی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک مسووم ایک محو میں سے گزر رہا تھا کہ وہ مسووم کا یہی عامل تھا برق کرنٹ بھی حاصل کر چکا تھا۔ گویا وہ اپنے کام میں بالکل طاق تھا۔ اس کو اپنی مقناطیسی طاقت پر بہت ناز اور زبردست فخر تھا۔ وہ خیال کرتا تھا کہ اس کی طاقت کے سامنے دنیا کا تمام طاقتیں بیچ ہیں۔ وہ جانتا تھا کہ وہ اپنی طاقت سے ناممکن کام بھی ممکن کر دکھا سکتا تھا۔ اس وقت جبکہ وہ محو میں سے گزر رہا تھا اس نے ایک کنوئیں پر چڑھ ساٹ آدمی دیکھے جو زرد رنگ کر کوئی چیز کو توڑ میں سے نکال رہے تھے۔ جو کہ گر پڑیں تھے۔ وہ شخص ہیں ان کے قریب پہنچ گیا۔ اور جرات سے ان کا تشدد دیکھنے لگا۔ کوئیں میں وہ مال لینے پڑ کر پڑا تھا۔ جس میں پانی نکلنے کے ذبے سسکے ہوتے ہیں۔ وہ تمام آدمی اگرچہ زور لگا رہے تھے مگر وہ پھر بھی نکلنے کا نام بھی نہ لیتا تھا۔

یہ دیکھ کر عامل صاحب کو غصہ آگیا وہ اچھل کر ان کے قریب پہنچا اور کہا۔ تم سب ہٹ جاؤ۔ میں اکیلا ہی اس کو نکال دوں گا۔ لوگوں نے عامل کو دیکھا نہ خیال کیا۔ مگر عامل کا غصہ بڑھ چکا تھا۔ لہذا کوئی بات نہ نظر رکھتے ہوئے تمام آدمی اس جگہ سے ہٹ گئے عامل صاحب کو کچھ کے پاس پہنچے اور غور سے کوئیں کی طرف دیکھا اس میں دو عامل وہ

پڑا ہوا تھا۔ عامل نے اپنی آنکھوں کی برق طاقت سے کام لینا شروع کر دیا۔ وہ بہت ذہن کی چیز تھی۔ اس نے اپنی آنکھ کی مقناطیسی طاقت سے اس کو ادھر کی طرف کھینچنا شروع کیا۔ اور بہت کچھ کامیاب ہی ہو گیا۔ جس وقت وہ کنوئیں کے کنارے کے قریب آگئی تو عامل نے اپنی آنکھ کے بیٹھے سے اس کو باہر نکال دیا۔ اس عمل سے اس کی دونوں آنکھیں باہر نکل پڑیں۔ اور وہ بالکل اندھا ہو گیا۔ اس کا چہرہ غیر آنکھوں کے تھا۔ اس کی آنکھوں کی جگہ سے خون بہہ رہا تھا۔ اس نے ایک چینگ ماری اور اسی جگہ سر ٹکرائے لگا۔

وہ شخص اس جگہ اپنا سر ٹکڑا ٹکڑا کر مر گیا اور اس کا کام تمام ہو گیا۔

صوبہ بنگال کا کالا بادلو

اکڑ آپ نے سنا ہوگا کہ بنگال میں آجکل بھی اس قسم کے آدمی ہیں جو اپنے بادلوں کے اثر سے لوگوں کو نیند اور کھلی دینہ بنا دیتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ دنیا میں بادلوں کا اصل کوئی شے ضرور ہے مگر اس کو کتنا مشکل ہے۔ جو شخص ایک دفعہ بادلوں پر اڑا کر جاتا ہے وہ قریب و غریب آدمی بن جاتا ہے۔ اگرچہ ہمارے مذہب میں بادلو

نفل سے اور اس عجیب و غریب حکمت سے دوست بن جائیں گے
وہ ہرگز ہرگز تم کو دشمن کی نگاہ سے نہ دیکھیں گے۔

دشمن کو نرمی اور احسان سے مارنا چاہیے۔ دانائی اس کا نام
ہے۔ یہ عرف اس وجہ سے لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ عمل یعنی کالا باد
دوسرے لوگوں کو نقصان پہنچانے کے لئے مت سیکھو۔ اگر تم
نقصان پہنچانا چاہو گے تو اس صورت میں دوسروں کو نقصان تو
فرد پہنچا سکو گے۔ مگر ایک دن سب کو مرنا ہے۔ اور نگاہ و ثواب
کے سوال و جواب درج ہوں گے۔ اس لئے دوسری دنیا کے لئے بن
کچھ اپنے ساتھ لو۔ دنیا میں شیکل کرو۔ اور اس کا پھل تم کو فرد
میں ملے گا۔ اگر تم کسی پر احسان کرو گے تو خدا تم پر احسان کرے گا۔ وہ
بڑا بزرگ والا ہے۔

طریقہ

اگر کوئی ۱۰ یا ۱۱ یا ۱۲ روز کے قریب ہو تو رات کے ۱۱ بجے
پانی پھرے اور دھوا کے کھانے سے بیڑ کر اپنے دونوں پاؤں اس میں
دھو کر اور وہ لکڑیوں تک پانی میں ڈوبے وہیں۔
لیکن یہ عمل نہ چند ہی عوارث سے شروع کرو اور برابر چالیس
ایک تک کرتے رہو چالیس دن کے بعد یہ عمل ختم ہو گا۔

وہی وہ نفذ آگے۔ سا۔ آگے سا ایک سو پچیس بار پڑھو اور اپنی
آنکھیں پانی کی سطح پر رکھ کر اس کو غور سے دیکھتے رہو اور بے خوف و

خطرہ عمل پڑھتے رہو۔

پہلے روز تو کچھ نہ معلوم ہو گا مگر ماں اتنا غرور ظاہر ہو گا کہ تمہارے
دونوں کانڈھے اس وقت تک ذرا بوجھل معلوم ہوں گے۔ جب تک
وہ عمل نہ ختم کر دے گا۔ ایسا معلوم ہو گا کہ کوئی چیز آپ کے کانڈھے پر
سوار ہے اور وہ آپ کو پانی میں دھکیں رہی ہے۔ تم بالکل نہ گھبراتا
اور کیسوی کو نظر رکھتے ہوئے عمل جاری رکھنا۔ جب تک ختم نہ ہو جاوے
نہ تو کسی اور طرف دیکھنا اور نہ کسی سے بولنا کیونکہ ان دونوں صورتوں میں
نقصان کا اندیشہ ہے۔ جب تم عمل شروع کر دو۔ اس وقت اگر کتھا ہی
فرد ہی کام لیں نہ ہو عمل ختم کرنے سے پہلے ہرگز ہرگز نہ اٹھنا اور نہ
بات کرنا۔ عمل کو ادھورا چھوڑنا ناکامی کی علامت ہے۔

دوسرے دن پھر باز اور وہ عمل ۱۳۵ بار پڑھو۔ قیامت دن ۱۲۵ چھتے
دن ۱۵۵ پانچویں دن ۱۴۵ چھٹے روز ۱۷۵ ساتویں روز ۱۸۵ آٹھویں روز
۱۹۵ نویں روز ۲۰۵ دسویں روز ۲۱۵ گیارہویں دن ۲۲۵ بارہویں دن
۲۳۵ تیرہویں دن ۲۴۵ چودھویں دن ۲۵۵ پندرہویں دن ۲۶۵ سولہویں
دن ۲۷۵ سترہویں دن ۲۸۵ اٹھارہویں دن ۲۹۵ انیسویں دن ۳۰۵ بیسویں
دن ۳۱۵ اکیسویں دن ۳۲۵ بائیسویں دن ۳۳۵ چوبیسویں دن ۳۴۵ چوبیسویں
دن ۳۵۵ پچیسویں دن ۳۶۵ چھبیسویں دن ۳۷۵ ستائیسویں دن ۳۸۵
۳۹۵ اٹھائیسویں دن ۴۰۵ اسیں دن ۴۱۵ اسیں دن ۴۲۵ اسیں دن ۴۳۵ اسیں دن ۴۴۵ اسیں دن ۴۵۵ اسیں دن ۴۶۵ اسیں دن ۴۷۵ اسیں دن ۴۸۵ اسیں دن ۴۹۵ اسیں دن ۵۰۵ اسیں دن

دن ۲۵ م تیسویں دن ۲۵ م چوتھیں روز ۵۵ م پچیسویں دن ۶۵ م چھتیسویں دن
 دن ۷۵ م سترہویں دن ۸۵ م اسیسویں دن ۹۵ م آٹھاسویں روز ۱۰۵ اور
 چالیسویں دن ۱۱۵ ایک ہزار گویا چلے دن ۱۲۵ سے شروع کرو اور روزانہ
 ۱۰ برساتے رہو۔ مگر آخری دن چالیسویں دن ایک ہزار مربع پڑھو
 ۱۔ اس قدر پڑھنے میں محو ہو جاؤ کہ خود کو بھی بھول جاؤ۔ ایسے بن
 جاؤ۔ کہ گویا دنیا پر تم موجود ہی نہیں۔ جب تک عمل ختم نہ ہو
 جائے۔ آکھ پانی پر سے نہ پھاؤ اور اگر ممکن ہو تو بیک بھی نہ
 جھپکے دو۔ نقشہ ملاحظہ ہو اس میں عمل کی تعداد اور روز کی گنتی کے
 ساتھ پانی کے انقلابی رنگ کو بھی واضح طور پر ظاہر کر دیا گیا ہے۔

دن	تعداد عمل	پانی کا انقلابی رنگ
پہلا روز - ۱	۱۲۵	کوئی تبدیل نہیں
دوسرا روز - ۲	۱۳۵	"
تیسرا روز - ۳	۱۴۵	"
چوتھا روز - ۴	۱۵۵	"
پانچواں روز - ۵	۱۶۵	"
چھٹا روز - ۶	۱۷۵	ہلکا گلابی معلوم ہوگا
ساتواں روز - ۷	۱۸۵	ذرا تیز گلابی
آٹھواں روز - ۸	۱۹۵	بہت تیز گلابی

دن	تعداد عمل	پانی کا انقلابی رنگ
نواں روز - ۹	۲۰۵	نارنجی نظر آئیگا
دسواں روز - ۱۰	۲۱۵	بادامی "
گیارہواں روز - ۱۱	۲۲۵	ہلکا بادامی "
بارہواں روز - ۱۲	۲۳۵	گہرا بادامی "
ترہواں روز - ۱۳	۲۴۵	بہت ہی گہرا بادامی
چودھواں روز - ۱۴	۲۵۵	سرخ نظر آئیگا
پندرہواں روز - ۱۵	۲۶۵	ہلکا سرخ "
سولہواں روز - ۱۶	۲۷۵	زیادہ سرخ "
سترہواں روز - ۱۷	۲۸۵	خون کی طرح سرخ
اٹھارہواں روز - ۱۸	۲۹۵	خون سے زیادہ سرخ
انیسواں روز - ۱۹	۳۰۵	تھوڑا عسلا
بیسواں روز - ۲۰	۳۱۵	زرد
اکیسواں روز - ۲۱	۳۲۵	بھتی
بائیسواں روز - ۲۲	۳۳۵	دھواں
تیسواں روز - ۲۳	۳۴۵	نیلا
چوبیسواں روز - ۲۴	۳۵۵	نیلگوں
پچیسواں روز - ۲۵	۳۶۵	درھیا
چھبیسواں روز - ۲۶	۳۷۵	سیاہ

شاہیوں روز - ۲۷	۳۸۵	بانگن کالا
انٹالیوں روز - ۲۸	۳۹۵	" "
آتشوں روز - ۲۹	۴۰۵	" "
قیسوں روز - ۳۰	۴۱۵	" "
آکھوں روز - ۳۱	۴۲۵	پلا
بشوں روز - ۳۲	۴۳۵	پلا پلا
قیسوں روز - ۳۳	۴۴۵	کپاس
چرتیسوں روز - ۳۴	۴۵۵	کپاس
پتیسوں روز - ۳۵	۴۶۵	"
چتیسوں روز - ۳۶	۴۷۵	سرخ
بیتیسوں روز - ۳۷	۴۸۵	"
دوتیسوں روز - ۳۸	۴۹۵	خون کی طرح سرخ
آٹالیوں روز - ۳۹	۵۰۵	" "
چالیسوں روز - ۴۰	۱۰۰۰	" "

مندرجہ بالا تاریخوں میں پانی کے انقلاب رنگ کی جو حالت ہوگی وہ آپکو معلوم ہوگی۔ چالیسوں روز پانی بانگن سرخ نظر آئے گا۔ اور دریا میں جوش و تلاطم پیدا ہو جائے گا۔ طغیان آجائے گا۔ تمام دریا کا پانی اپنے نلے سے نکلتے ہوئے ہوگا۔

ان دنوں میں عجیب و غریب دھواؤں شکیں تم کو ہر روز نظر آئیں گی۔ ان کو دیکھ کر ڈرنا اور غم کو اوجہ چھوڑنا دوست نہیں دہ نہ نہایت ہی خطرے کا اندیشہ ہے۔ ممکن ہے کہ بیان سے ہاتھ دھنا پڑے۔ اسی دن سے تم بنگالہ کے کالے جادو کے عامل بن جاؤ گے اور اس سے عجیب و غریب کام سے بکو گے۔

وہی منتر جس کی طرف پڑھ کر بھونک مارو گے وہی تمہارا غلام بن جائے گا۔ حاکم مہربان ہوگا۔ طبیعت چشاش بکاش رہے گی۔ اس کے عامل کو چاہیے کہ وہ اپنے خیال بلند رکھے اور پھولی پھولی باتوں کو ہرگز ہرگز اپنے دل میں جگہ نہ دے کسی کو غلط سے اپنا دشمن نہ خیال کرے اگر کوئی دشمن بھی ہو تو بھی اس کو تین بار سات کر دے اور اس سے انتقام نہ لے کسی ماندار دوست پر میں اپنے صل کا ماندار ظاہر نہ کرے۔

محبت پیدا کرنے کیلئے کالا جادو

اگر کوئی شخص اگر کہے یا خود کسی سے محبت کرنا چاہو تو پانچ کی پہلی تاریخ کو صوم ہانزار سے لادو اور اس کے دو تیلے بناؤ۔ ایک کی فصلی عورت کی سس ہو اور دوسرے کی مرد کی طرح عورت پر مشق کا نام اور مرد کی چھاتی پر عاشق کا نام سوئی سے کھود دو۔ اپنے سے ایک کوہ تجویز کرو مگر اس کی میانی شرتا غریبا اور چوڑائی شاد بنوگا ہونی چاہیے۔

ماشق کے تپے کو مشرق دیوار کے ساتھ کھڑا کر دو اور اس کا
منہ مغرب کی طرف ہونا چاہیے۔ اور مشرق کے تپے کو مغرب دیوار
کے ساتھ کھڑا کر دو۔ اس کا رخ مشرق کی طرف ہونا چاہیے۔ اور
عالم خود شمال کی طرف بیٹھ جائیے۔ ایک ہزار مرتبہ دونوں کے
درمیان بچہ کر دہی کالا بادو پڑھے اور دونوں کو تھوڑا ستور آگے
کو سرکائے۔

ان کو آگے بڑھانے سے پہلے افادہ لکھنا چاہیے۔ کہ ان کو
اتنا بڑھایا جائے کہ پندرہویں روز دونوں تپے کر کے درمیانی نقطے
پر آکر مل جائیں۔

اگر ممکن ہو تو کر کے کو ناب کو برابر کے دو حصوں میں تقسیم کر کے
نشان لکھنا چاہیے۔ اور درمیانی نشان پر اس تم کا نشان لکھ دے تاکہ
یہ معلوم ہو جائے کہ کھان شمس پر پندرہویں روز دونوں تپوں کو آپس
میں مل جاتا ہے۔

روزانہ ایک ہزار مرتبہ کالا بادو پڑھے اور ان تپوں کو آگے بڑھاتا
جائے یہ کر کہ صرف پندرہ دن کے لئے تھوڑ کر میں اس میں کسی درجہ
آدمی کا داخلہ نہ ہونے دیں۔ جاتے وقت قفل کر دیں۔ اور تپوں کو
اسی جگہ جموڑ دیں۔ جہاں تک کہ وہ بڑھائے گئے ہیں۔ یہ عمل نصف
شب گزر جانے کے بعد شروع کرنا چاہیے۔

یہ عمل وہی شخص کر سکے گا۔ جو پورے پالیس روز تک

دیا میں بیٹھ کر اپنا چلہ پورا کر چکا ہو اور اس صبح کی
روسی کو تسخیر کر چکا ہو۔ پندرہویں دن جب وہ دونوں
آپس میں مل جائیں تو گز بھر گھبرا کر کھڑا ہو کر دو
دونوں تپوں کو اس گز سے میں اتار دو کہ دونوں
کی جھپٹیاں آپس میں مل رہی چاہیں۔

ان دونوں گز سے میں اتارنے کے بعد منی آستہ
آستہ واپس اور اس بات کا خیال رکھیں کہ وہ دونوں
تپے علیحدہ نہ ہو جائیں۔ منی ڈال کر زمین کو چھوڑ
رہو۔ اور اوپر سے نیچ کر زمین برابر کر دو۔

اس جگہ پر ایک سایہ سا نقشہ آئے گا۔ جو اس جگہ
لٹ پوٹ کر اس کی جگہ زمین میں جذب ہو جائے گا
وہی سایہ اپنا اثر دکھائے گا۔ اور طالع و مطلوب
کے دل میں محبت پیدا کرے گا جب تک کہ وہ
دونوں تپے اس جگہ دفن نہیں گئے اور جب تک
ان دونوں کو علیحدہ چنیدہ نہ لیا جائے گا محبت
ہرگز ہرگز کم نہ ہوگی۔ بلکہ روزانہ اضافہ ہوتا ہی
جائے گا۔

اگر محبت قطع کرنی ہو تو وہ جگہ کھودیں اور دونوں
تپوں کو نکال کر دریا میں پھینک دیں اسی دن سے

بہت کا اثر دونوں کے دل سے قلبی ذرائع ہو جاتے گا۔

نفاق ڈالنے کیلئے کالا جادو

اگر کسی میں نفاق ڈالنا ہو یعنی عاشق و معشوق کے مابین کرانا منظور ہو تو بہن صوبہ بنگال کا کالا جادو اس سے زیادہ مفید ثابت ہو گا۔ اس کا طریقہ بالکل آسان ہے اور پہلے طریق سے اگرچہ کچھ ملت جلتا ہے مگر پھر بھی اس میں شوق بہت فوق ضرور ہے۔

طریقہ ملاحظہ ہو

ایک کمرہ اپنے لئے تجویز کرو۔ اور بازار سے مرد خرید کر لانا اس کو گرم کر دیکھ کر کرنے کے بعد ایک عورت اور ایک مرد کا چٹلا بناؤ۔ مگر مرد کا چٹلا عورت کے چٹے سے کچھ قدر بلند اور تنومند ہو چاہیے۔ جب دونوں چٹے تیار ہو جائیں تو مرد کی چٹائی پر عاشق کا نام اور عورت کی چٹائی پر معشوق کا نام سون سے لک سے لکھو۔ اور کمرے کے درمیان مرد اور عورت کو چٹائی سے چٹائی ملا کر کھڑا کر دو مرد کا منہ مشرق کی طرف ہو بدھرت سے سورج نکلتا ہے اور

عورت کا منہ مغرب کی طرف جس طرف کہ سورج روزانہ شام کے وقت اپنی تمام مسافت طے کرنے کے بعد مغرب ہو جاتا ہے۔

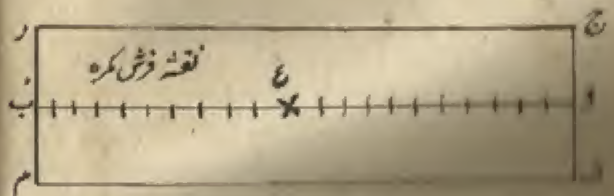
یہ عمل ۱۴ تاریخ کو شروع کر دیکھ کہ چاند گھٹنا شروع ہو جاتا ہے۔ بطور سابق نصف شب گزرنے کے بعد اس کمرے میں داخل ہو جاؤ۔ مگر اور آدمی ہرگز ہرگز ہتھارے ساتھ نہ ہو۔ اور نہ عمل کرتے وقت کسی اپنے یا غیر آدمی کی آواز کان میں آئے۔

اس کام کے لئے تو کوئی ایسا مکان ہونا چاہیے جو آبادی سے خورا دور ہو۔ اور اس بات کا اندیشہ نہ ہو کہ کوئی نام رت وقت ضائع کرے گا۔

رات کے چار بجے کالا جادو آگے۔ سا۔ آگے سا پورے ایک ہزار مرتبہ پڑھو اور پڑھنے کے بعد دونوں چٹائیوں کو کچھ علیحدہ علیحدہ نام لے کر دو۔ میں نے پہلے بتا دیا تھا کہ کمرے کو بار بار کے ۳ حصوں میں تقسیم کر کے نشان بنا دینے چاہئیں۔ لیکن چٹائیوں کو آگے پیچھے برسمانے میں تسلی کا اندیشہ ہے۔ احتیاط فروری ہے۔ اور ان کو درست طور پر آگے پیچھے کیا جاسکے۔

شال کے طور پر فوس کر دیکھ ۳۰ گز لمبا ہے تو اس

کرے کے فرش پر ایک ایک گز کے بعد نشان لگا دو تاکہ
یہ معلوم ہو سکے کہ اس جگہ نصف کرہ ہو گیا ہے۔ شکل
ملاحظہ ہو۔

[illegible]

گويا چاند کی ۳۰ ستارہاں کو چپ کو چاند مطلق بھی نظر
 نہیں آئے۔ اس وقت یہ دونوں چپے وادرب مقام
 رہیں جہاں گئے۔

فاضل ایک گڑھا و مقام پر گز بھر گیا کھودنے اوردھرا
گڑھا مقام ب پر گز بھر گیا کھودے۔

میب دونوں گڑھے کھد جائیں تو اقل مرد کے چنے کو
گڑھے میں اتار کر اس کا منہ دوسری طرف کر دے اور اوپر
سے مٹی نکال دیں پھر دوسرے گڑھے میں عدوت کے چنے کو
اتار دے اور اس کا منہ دوسری طرف کر دے اور اوپر
سے مٹی نکال دے۔ اس کا مطلب یہ ہوا۔ کہ دونوں بھینوں کی کمر تو
نقطہ کے طرف ہو۔ اور گریا ایک دوسرے کی طرف سے منہ
بٹوڑے ہوئے ہوں۔ ایک مشرق کی طرف دیکھ رہا ہو اور
دوسرا مغرب کی طرف۔

دو دنوں کو دن کر کے بند ایک ہزار مرتبہ وہی کلام
کادو پڑھو۔ کلام ختم ہے۔

جب تک ان دونوں چیزوں / ان کی جگہ پر سے انکسیر کر
 دوبارہ بدستور نذر امید عمل نہ ملایا جائیگا۔ عاشق و معشوق میں مرکز برکت
 لاپ نہ ہوتا۔ ان کا ہمیشہ کے لئے قطع تعلقی ہو جائے گا۔

حیرت انگیز ہینٹائیزم کی ماہیت

ہینٹائیزم۔ ایک عجیب و غریب متضادی کشش ہے جس کا
مادر دماغ اور انحصار قوت ارادہ پر مبنی ہے۔

گرفتار ارادی کے معنی کسی بات کو محکم میں پورا پورا ارادہ کرنا
اور ارادہ۔

قوت ارادی کی مثالیں

خیال کرنا کہ میں روٹی نہ کھاؤں گا۔ تو نہ کھانا خوب بھوکے مرنے
یا کسی بات پر اڑ جانا اور جہاں تک ممکن ہو اس بات پر
اڑے رہنا خواہ مفید ہو یا مفر۔

اس بات کا ارادہ کرنا کہ روٹی کھانے کے بعد پانی نہ پیوں گا
یا بال نہ کھادوں گا۔ یا ہرگز ہرگز رات کو نہ سوؤں گا۔ یا نکلاں
انگوٹھ کو غزوہ بلاؤں گا۔ اس پر پوری پوری کشش کرنا اور
اپنی بات پر آخری دم تک نہایت مستقل مزاجی سے اڑے رہنا
اس کا نام ہینٹائیزم۔ قوت ارادی پیدا کرنے کی سنت خود
ہے۔ کسی بات کا ارادہ کرنا تو اس کا پورا کرنا۔

ہینٹائیزم کے کام

اگر کوئی شخص ہینٹائیزم جانتا ہو۔ وہ کھڑا ہے اس کے
قریب سے کوئی آدمی گذرے تو عامل نے کہا یہ گر پڑے وہ
شخص فوراً گر پڑے گا۔

یا کسی کی طرف دیکھ کر ارادہ کر لیا کہ یہ شخص جو کچھ جانتا
ہے۔ وہ معمول جائے۔ ہینٹائیزم کے اثر سے وہ شخص ہر بات
معمول جائے گا۔ ہینٹائیزم اور اگر کوئی شخص اس بات کو
اس کے سامنے دھرائے گا۔ بھی تو میں وہ بات ہرگز ہرگز نہ
یاد آئے گی۔ وہ ہر بات سے اپنی لاعلمی ظاہر کرے گا۔

ہینٹائیزم کے اثر سے آدمی وہ باقی نفس معمول جاتا ہے
علم ایک نہایت ہی مفید علم ہے۔ یورپ میں عجیب و غریب
واقعات اس علم سے ظہور پذیر ہوتے رہتے ہیں۔

ہینٹائیزم کا عامل بہت سے تجربہ کر کے دکھا سکتا ہے۔ یہ
ایک نہایت ہی دینی علم ہے۔ جس قدر کوئی شخص چاہے اس
علم کے ذریعے اپنی طاقت بڑھا سکتا ہے۔ اس کا مطلب یہ
ہوگا۔ کہ جتنی قوت ارادی بڑھ جائے گی۔ اس قدر اس علم
میں بھی اضافہ ہو جائے گا۔ اور عامل بھی خوب کامیاب ہوگا۔
ہینٹائیزم کے اثر سے چین کے ایک نامی عیار خروہس نے
یورپ کے پایہ تخت لندن میں شکست کھا دیا تھا۔ اور اس نے

اپنی اس طاقت سے ایسے عجیب و غریب کام کئے کہ غریب
سکھٹا بے پناہ یاد رکھے نامی سرافرازان اس کی اصل طاقت کا
اندازہ نہ کئے سے تاہم وہ گئے۔ وہی تو ہی اپنی اس طاقت سے
فنون میں برسر اسرار شغلیت کا پکا تھا۔ وہ اپنی طاقت سے
سب کو اپنا ہم خیال بنالیا نہایت آسان اور سہل خیال کرتا
تھا۔

ڈاکٹر فونچو میں پشیمانائیزم کی اس قدر طاقت تھی کہ وہ
جس طرف اپنی قوت ارادی کا تیر چھوڑتا تھا۔ اس کا نشانہ
فلان نہ پاتا تھا۔ ڈاکٹر فونچو نے اس قوت کے اثر سے بندرگاہ
پورٹ سید سے لے کر انگلستان کیا بلکہ تمام یورپ میں ہلکا
جا دیا تھا۔

قوت ارادی ایک عجیب شے ہے ارادہ کیا ہے۔ اس
کی قوت کا اصل عجیب ہے ارادہ واسطے برقی کرنٹ ہے اس
کا اثر کسی لائق نہیں ہوتا۔ قوت ارادی کو برضا اور عہد انراں
پشیمانائیزم کی کوشش کرو۔

قوت ارادی واسطے کا طریقہ میں نے بتا دیا ہے۔ اس کے
لئے ضرور جو ذیل باتوں کی ضرورت ہے۔

اول۔ مستقل مزاجی
دوم۔ خود داری
سوم۔ بات کی بیداری
چہارم۔ صافیت
پنجم۔ بے مکرری۔

مندرجہ ذیل پانچ باتوں پر عمل
کرو۔ مستقل مزاجی ہو۔ خود داری
اختیار کرو۔ صافیت سے کام
لو۔ اور اپنی زندگی بے مکرری
سے گزارو۔

نوٹ۔ ہر ایک پر یہ نہ ظاہر کر دینا چاہیے کہ میں پشیمانائیزم
باتا ہوں۔ کیوں کہ اس صورت میں دنیا دار بہت زیادہ تنگ
کرنے لگیں گے۔ اور وہ اس قدر پریشان کریں گے۔ کہ آپ کو
ایک منٹ کے لئے بھی فرصت نہ ملے گی۔ اس کی طاقت سریزم
کی طاقت سے مقابلے میں بہت زیادہ ہے۔

وہ کشش ہے۔ اور یہ ارادہ ارادہ کشش کے اثر سے کام
پورا ہو جاتا ہے۔ مگر ارادہ دل میں کسی بات کا ارادہ کیا اور وہی
کام ہو گیا۔ مثال کے طور پر بتا دیا گیا ہے۔

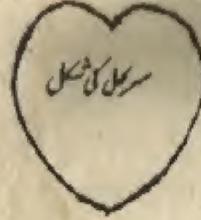
پشیمانائیزم کا طریقہ

ایک کمرہ علیحدہ منتخب کرو۔ اس کمرے میں ایک کرسی
اور ایک چوبی میز ہونی چاہیے۔ میز پر کوئی موٹی سی جلد کتاب
رکھ لو۔ اور تنہائی میں بیٹھ کر اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں
سے انگلیوں کو اندر کی طرف خمیدہ کر دینی سب انگلیوں کو ملا

کہ دونوں ہاتھوں کی چوڑی سے برابر اور کتاب سے ایک سرکل بناؤ۔

یہ سرکل بذریعہ پاس بنانا چاہیے یعنی تہارے ہاتھوں کی انگلیاں کتاب پر ہرگز ہرگز نہ لگیں بلکہ کچھ بند رکھنے کی ضرورت ہے۔

پاس کا سرکل بالکل گول دیکھنا چاہیے۔ بلکہ اس سرکل کی



شکل دل یا پان میں ہونی چاہیے۔ دونوں ہاتھوں کو اوپر ملاؤ اور پھر علیحدہ علیحدہ کرتے جاؤ۔

دونوں ہاتھوں سے یہ سرکل برابر جاری رہے اور شکل یہ ہے۔

جب سرکل بن جائے تو انگلیاں کھول کر پھیل جائے مگر اپنی نشان الف پر پھر بند کر لو اور دائرہ مانتاؤ۔

شروع شروع میں تو تہارے ہاتھ ہیئت جلد شک جابیں تھے۔ اور تم ایک قسم کی عجیب سی تکلیف محسوس کر دے مگر روزانہ یہ کام جاری رکھنا اور جیسے دل کی شکل کا یہ پان کی شکل کا دائرہ بناتے رہو۔ جب تہارا ہاتھ تھکاوٹ محسوس کرے تو فوراً دے اور تم بڑی دیر تک اپنے ہاتھوں سے سرکل کی ضرورت میں کتاب پر پاس کرتے رہے تاکہ جاؤ

اس وقت آزمائش کے لئے کتاب پر بال یا ریشم کا کپڑا رکھ کر یہ عمل شروع کرو اور ہاتھ سے پاس کرتے رہو۔

مشاہدہ۔ وہ بال اور ریشم کا کپڑا جو کتاب پر رکھا ہوا تھا۔ تھکے اس عمل سے خود بخود حرکت کرنے لگے تھے۔ اور جیسے بدھ تہارے ہاتھ گزریں تھے۔ اسی طرف یہ کپڑا اور بال حرکت کرنے کے بعد پہنچ جایا کریں گے۔

اس کا یہ مطلب ہوا کہ تہارے ہاتھوں میں قوت پیدا ہوئی ہے۔ اس وقت تہارے ہاتھوں کی انگلیوں سے اور جھٹکی سے ایک قسم کی گرم گرم ہوا خارج ہونے لگے گی۔

تہارے ہاتھ اور ان کی انگلیاں عمل کرتے وقت نہایت گرم اور حرارت خیز ہو جائیں گے۔ اگر اس وقت وہ انگلی اپنے بدن کے جس حصے پر رکھ دے تو وہ جلا دیں گے۔ لہذا عمل ختم کرنے کے بعد انگلیوں کو ہرگز ہرگز کسی جگہ نہ رکھاؤ۔ پیناٹائزیم کے اثر سے انگلیوں کے پورے نہایت ہی سخت گرم ہو جائیں گے۔

پیناٹائزیم ایک نہایت ہی وسیع علم ہے۔ اس کے اثر سے آدمیوں کو بے ہوش کر دینا۔ آدمیوں کو گرہانا۔ معشوق کو طبع و فراہ فراہ بنانا اور سنگدل سے سنگدل مطلوب کو تسخیر کر لینا بالکل آسان اور سہل بات ہے۔ پیناٹائزیم کے ہزاروں

شعبہ روزانہ ٹیچر میں آئے ہیں۔ اور باطل اچوتے مشاہدات دیکھتے جاتے ہیں۔

میں قدر بھی قوت اداوی بڑھ جائے گی۔ اسی قدر اس قوت میں اضافہ ہوتا جائے گا۔

ہینٹنٹنزم کا دار مدار صرف قوت اداوی پر ہے۔ قوت اداوی سے انسان اس قسم کے کام کر سکتا ہے۔ جو کہ باطل جادو معلوم ہے۔ ہینٹنٹنزم کوئی جادو نہیں بلکہ یہ بھی سمیزم اور برقی کرنٹ یا بہت کے زیرِ سطح ایک الٹرا علم ہے۔ آجکل بے شمار آدمی آپ کو ایسے ملیں گے۔ جو ہینٹنٹنزم کی طاقت کو مانتے ہیں۔ اور وہ اس علم کے تامل میں۔ یورپ میں اس علم کو حاصل کرنے کا بہت شوق ہے اور اس کے شائقین میں روزانہ آج تک اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

اس کا طریقہ سمیزم سے آسان ہے مگر اس کی طاقت اگرچہ سمیزم سے زیادہ ہے مگر اس کو حاصل کرنا ذرا مشکل ہے کیونکہ اس طاقت کو حاصل کرنے میں ذرا زیادہ دن لگتے ہیں۔ اور جتنی طاقت حاصل کرنے سے ہی پہلے اس عمل کو چھوڑ دیتے ہیں۔ یا اداوی طاقت حاصل کرنے کے بعد یہ خیال کرنے لگتے ہیں۔ کہ ہینٹنٹنزم کے پورے حامل بن گئے ہیں۔ اگرچہ اس وقت وہ اپنے علم میں خام ہوتے ہیں۔ میں کا یہ خیال ہوتا ہے کچھ عرصے

بعد اپنی حاصل شدہ طاقت کو بھی اپنی بے پروائیوں سے ہمیشہ کے لئے فرائل کر دیتے ہیں۔

ایسا ہرگز نہ کرنا چاہیے۔ جب تک اس علم کا شوق رہے برابر اس کا شنل جاری رکھو اور اپنی ہینٹنٹنزم کی طاقت تدریج بڑھاتے رہو۔ عقل مند کے لئے آسان ہی کلمہ دنیا کا ان سے زیادہ ہے۔ اور زیادہ اس پر بہت کرنا ضروری نہیں۔

پہلا حصہ اس کتاب کا ختم ہوا۔

قدرتی اور نیچرل راز و بحید

موت

اگرچہ موت کی بابت ہزاروں مضمنین عجیب و غریب باتیں کہتے ہیں اور بہت سے آدمیوں نے اس پر بحث کی ہے اور ہزاروں فلاسفہ اس معاملات پر بحث کرتے کرتے مر گئے ہیں۔ اور ہزاروں آدمیوں نے اس معاملہ پر اپنی دماغی عقل کی روشنی ڈالی ہے۔ اگرچہ یہ ایک راز ہے۔ اور قدرتی اسرار ہے۔ مگر پھر بھی عقل و ذہانت سے بہت کچھ معلومات ہو چکی ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ موت دراصل کیا ہے۔ موت ایک فرضی اور وہی نام ہے اس کی حقیقت کچھ بھی نہیں۔ صرف تغیر و تبدل کا نام اور جسے لفظوں میں موت رکھ لیا گیا ہے ہر ایک ماہ کے بعد جلد روز اور ہر منٹ کے بعد ہر ایک چیز میں تغیر و تبدل ہوتا رہتا ہے۔ اور اس کی ہیئت اس کی شکل اس کی صورت حال تبدیل ہوتی رہتی ہے۔

یہ تغیر و تبدل صرف انسان اور حیوان میں ہی نہیں ہوتا بلکہ نباتات اور جمادات میں بھی ہر منٹ اور ہر سیکنڈ کے بعد

پیدا ہوتا رہتا ہے۔ انسان کیا ہے۔ ذراتوں کا مجموعہ اور ذرات کیا ہیں۔ جمادات۔ اس سے صاف ظاہر ہوا کہ جمادات میں اور حیوانات میں کچھ زیادہ فرق نہیں نباتات میں جمادات سے بنا ہے۔ قدرت نے سب سے پہلے جمادات پیدا کی اور اس کا خاصہ رکھا کہ ہر گھڑی کے بعد اس میں تغیر و تبدل اور انقلاب پیدا ہوتا رہے پھر اس جمادات سے حیوانات سے نباتات پیدا کی۔

مشاہدات

جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو وہ کتنا چھوٹا سا ہوتا ہے اور روز بروز قریب اور بلند ہوتا ہے۔ یہ بلند اور قریب ہونا دراصل کیا ہے۔ تغیر و تبدل یا زندگی میں انقلاب۔ جب تک وہ بچہ سن بلوغت کو نہیں پہنچتا۔ اس وقت تک تو وہ بڑھتا رہتا ہے۔ اس کے بعد کمزور اور ضعیف ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ آخر ایک دن اس کی موت آجاتی ہے۔

یہ ہی خاصیت نباتات کی ہے۔ جب پودا اگتا ہے تو وہ کمزور ہوتا ہے۔ اس کے بعد بڑھتے بڑھتے نہایت بلند اور موٹا تازہ ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد وہ سوکھ جاتا ہے اور پژمرہ ہو جاتا ہے۔

ایک پتھر اور وہ ایک جگہ بہت عرصے پڑا
وہ ہے تو بہت خراب ہو جاتا ہے۔ ذرات کی شکل میں
تبدیل ہو کر ٹوٹ جاتا ہے۔ اس کے کونے جوڑ جاتے ہیں۔
مکانات جب بنتے ہیں تو وہ بہت مضبوط اور سخت
ہوتے ہیں۔ لیکن جتنا عرصہ گزرتا جاتا ہے۔ وہ کمزور اور
برسیدہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ وہ مکان یہاں تک کمزور ہو
جاتا ہے۔ کہ آگ میں یا بارش سے گر جاتا ہے۔ یہ تمام باتیں
تبدیل کی وجہ سے ظہور میں آتے ہیں۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ یہ تغیر و تبدل کیوں
ہوتا ہے یا قدرت نے ایسی وہ کوئی چیز پیدا کر دی ہے
میں کہ ذرات وہ ذات تغیر و تبدل ہوتا ہے۔

ہوا

ایک ایسی چیز ہے جو ہر جگہ کے بعد تیز پیدا کر دیتی ہے
اور دنیا میں ہوا نہ ہوتی تو کبھی تغیر نہ ہوتا۔ یعنی کسی کی موت
والی نہ ہوتی لیکن ہر ایک انسان کی زندگی کا دار و مدار دھنوں
کا پہلا اور چوتھا۔ جمادات کا برعکس ہیں ہوا پر منحصر ہے۔
اس کا یہ مطلب ہوا کہ انسان اور حیوان کے ساتھ ذرہ ذرہ
قلق ہے۔ نباتات میں ہوا کے اثر سے بڑھتے اور پھٹتے ہیں۔

اگر آج ہوا دنیا ہے زائل ہو جائے تو تمام دنیا میں
انقلاب پیدا ہو جائے ہر ایک چرند پرند حیوان انسان
حشرات الارض اور درندے نوراً مر جائیں۔ ہر ذرت اور
کائناتیں سوکھ سوکھ کر زود ہو جائے دوسرے لفظوں میں بھی
مر جائیں

ہوا میں کئی قسم کی گیس موجود ہوتی ہے جو تغیر و تبدل
پر اپنا زبردست اثر ڈالتی ہیں۔ اور قسم قسم کے جراثیم بھی
موجود رہتے ہیں۔

میر ہی وجہ ہے کہ تازہ پھل میوہ اور کھانا دو ایک
دن کے بعد سڑ جاتا ہے گویا اس میں تغیر و تبدل ہو جاتا
ہے۔ رنگ بدل جاتا ہے۔ گویا دوسرے لفظوں میں اس
کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ ان تمام باتوں کا خیال
رکھتے ہوئے ہمارے بزرگوں نے تغیر و تبدل کا نام موت
رکھ لیا ہے۔

انسان کی موت کس لئے واقع ہوتی ہے

مذہب بالا معنوں میں بتایا گیا ہے کہ انسان ایک
مادی شے ہے۔ اور وہ ذرات کے مجموعہ سے بنا ہے۔
ایک انسان میں ہزاروں کیا بلکہ لاکھوں اور کروڑوں

ذریعے شریک ہیں۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب وہ ذرات ہیں تو علیحدہ کیوں نہیں ہو جاتے۔ اس کا جواب یہ ہے قدرت نے ان ذروں کو قوت اتصال سے جوڑ کر ان کو انسانی اور حیوانی شکل میں منتقل کر دیا ہے اور وہ ذرات قوت اتصال کی وجہ سے بستہ ہیں۔ چونکہ انسان ایک مادی شے ہے اس لئے مادے کا تیز و تبدیل لازمی ہے۔ جب تیز و تبدیل انتہائی درجے پر پہنچ جاتا ہے یعنی ذرات میں اس قدر انقلاب ہو جاتا ہے کہ قوت اتصال ہی ان کو مضاعف ہو سکتی اس وقت انسان کی موت واقع ہو جاتی ہے اور آدمی مر جاتا ہے خواتین کے علیحدہ ہو جانے کا نام موت ہے۔ یعنی جب ذرات علیحدہ ہو جاتی ہیں۔ اور قوت اتصال ہی ان کو ملا سکے گی۔ اس وقت طائر روح پر راز کر جائے گا سوال یہ پیدا ہو جاتا ہے کہ جب ذرات علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ تو انسان کا جسم پرزے پرزے کیوں نہیں ہو جاتا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ انسان کے بدن میں مسام ہیں اور ہر ایک شے جانتا ہے۔ کہ اس کے بدن پر ہے شمار سام ہیں۔ ہر ذرہ قوت

خارج ہوتی رہتی ہے۔ جب ذراتوں کے تیز و تبدیل میں انتہائی درجہ آجاتا ہے تو سام ہی بڑھ جاتے ہیں اور وہ ذرات خود ہی اس قدر کمزور ہو جاتے ہیں۔ کہ روح ان میں سے گزر جاتی ہے۔ اور انسان مر جاتا ہے مرنے کے بعد انسان دھن کر دیا جاتا ہے۔ اور مٹی میں لئے کے اور بھی تبدیل واقع ہو جاتا ہے۔ یعنی انسان کی موت اس وقت سے ہی پہلے واقع ہو جاتی ہے جب کہ اس میں اتنا انقلاب پیدا ہو جائے کہ وہ باطنی ذراتوں کی شکل میں علیحدہ علیحدہ ہو جائے۔

اگر مر جانے کے بعد دھن کو ایک جگہ بہت عرصے تک پڑا رہنے دیا جائے۔ تو وہ دھن دھن تبدیل ہو جائے گی۔ انسان میں یعنی مادی اشیاء میں جب تک ان کا وجود دنیا میں موجود ہے ضرور انقلاب پیدا ہوتا رہے گا انسان کے مر جانے کے بعد ہی اس کا جسم کا تیز و تبدیل بند نہ ہو جائے گا۔ بلکہ وہ برابر جاری رہے گا۔ کیوں کہ انسان ایک مادی شے ہے۔ اور مادی شے میں انقلاب ضرور ہو گا۔

ہاں اگر اس لاش کو پڑا رہنے دیا جائے تو وہ برابر ہر لحظہ کے بعد تبدیل ہوتی جائے گی۔ اور ہماری آنکھیں

اس تبدیلی کو محسوس نہیں کریں گی۔ کیوں کہ یہ عمل،
جہایت آہستہ آہستہ ہوتا رہتا ہے۔ ہاں اگر جہت عرض
کے بعد اس چیز کو دیکھیں تو فرد معلوم ہوگا کہ اس میں
فرد دست تبدیلی واقع ہو چکا ہے۔ یہ ہی وجہ ہے کہ باپ
یہ محسوس نہیں کر سکتا کہ اس کے رُکے جس کی کچھ تبدیلی
واقع ہوئی ہے۔ اس کی خاص وجہ یہ ہے کہ اس کا
رُک کا ہر وقت اس کی آنکھوں کے سامنے رہتا ہے۔
اور ہر لمحے کے بعد باپ بیٹے کو دیکھ جاتا ہے اس وجہ
سے یہ تبدیلی کوئی زیادہ محسوس نہیں ہوتی کیوں کہ تمام
تغیر و تبدل اس کی آنکھوں کے سامنے ہوا ہے برصغیر
اگر اس رُکے کا دوست دس بارہ سال کے بعد کسی
جگہ سے واپس آئے گا۔ تو وہ فوراً اندازہ لگا لے گا
کہ اس کے دوست میں کس قدر حیرت انگیز تبدیلی اور
تغیر و تبدل پیدا ہو گیا ہے۔ جس کی خاص وجہ یہ ہے
کہ اس نے اپنے دوست کی تبدیلیوں کو نہیں دیکھا
کی وجہ سے اس نے اس تبدیلی کا بلدی سے اندازہ
نہ لگا لیا۔ بعض اوقات تو یہ تغیر اس حد درجے پر پہنچ جاتا
ہے کہ ایک دوست دوسرے دوست کو پہچان ہی نہیں
سکتے۔ اسی تبدیلی کا نام موت ہے۔ تبدیلی کی وجہ سے

آتی ہے۔ یہ ہی سوال پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ اگر دیکھا گیا ہے
کہ بچہ پیدا ہوتے ہی مر جاتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے
کہ ان مر جانے والے بچوں کے جسم اور اس کی ساخت
اس قدر کمزور ہوتی ہے اور وہ ذرات جن سے اس کا
وجود ہوا ہے۔ اس قدر کمزور ہوتے ہیں۔ کہ وہ جسم میں
روح کو قید نہیں کر سکتے۔ جس کی وجہ سے وہ پیدا ہوتے
ہی مر جاتے ہیں۔

زیادہ عرصے تک زندہ رہنا

اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ میں بہت عرصہ زندہ رہوں
تو وہ یہ کرے کہ ان ذراتوں کے تغیر و تبدل میں دیر طے
میں سے اس کا جسم بنا ہے۔ اس کا یہ مطلب ہوا کہ
وہ کوئی ایسا طریق اختیار کرے کہ اس کے ذراتوں میں
تبدیل بہت کم واقع ہو۔ مگر وہ اپنے جسم کی تبدیلی میں
بہت زیادہ عرصہ صرف کر دے جس کا انجام یہ ہوگا کہ
کہ اس کی موت دیر میں واقع ہوگی۔ مثل کرنے سے آگیا
فورا میں مر جاتا ہے۔ اس کی خاص وجہ یہ ہے کہ انسان کے
جسم کا وہ حصہ دو حصوں میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ گویا خدا
میں پیوستگی قائم نہیں رہتی اور جب انسان کا جسم

مومن میں تقسیم ہو جاتا ہے تو روح اندر قید نہیں رہتی وہ آزاد ہو جاتی ہے۔ یعنی فوراً نکلی جاتی ہے۔ اور انسان کا جسم بے حس و حرکت ہو جاتا ہے۔ جس کا دوسرے لفظوں میں نام موت ہے۔

اگر انسان اپنے ذواتوں کے تغیر و تبدل میں زیادہ عرصہ نکلتے۔ تو وہ زیادہ عرصہ زندہ رہ سکتا ہے۔ ہمارے موت کا وقت متعین ہے جب ہمارے ذوات میں انتہائی تبدیلی واقع ہو جاتی ہے تب ہم میں جان باقی نہیں رہتی اگر دیکھا گیا ہے کہ درخت سوکھ جاتے ہیں۔ مگر وہ پھر بھی کھڑے رہتے ہیں نہ ان میں پتے گتے ہیں اور نہ پھل آتا ہے۔ نہ پھلتے ہیں اور نہ پھوٹتے ہیں۔ جس کا نام موت ہے۔ اگرچہ وہ درخت مر گئے۔ اب ان میں نشوونما کی طاقت نہیں عیب نظام بالا اس قسم کے درخت دیکھتے ہیں تو وہ فوراً ان درختوں کو کاٹ دیتے ہیں۔ اور اس کی کڑائی کو فوراً انہی کے کام میں لاتے ہیں۔

مردم بالا طریق سے یہ نہ سمجھ لینا چاہیے کہ ہم بھی نہیں مرے گئے۔ موت لازمی ہے اور یہ ضرور آتی ہے۔ چونکہ انسان ایک مادی شے سے بنا ہے۔ اس لیے اس میں تغیر و تبدل ضرور اور لازمی ہو گا۔ یعنی ایک شکل سے دوسری

شکل میں ضرور تبدیل ہو جائے گا۔ اور ایک دن وہ ضرور آئے گا۔ کہ روح تن خاک سے پرواز کر جائے گا۔

روح کیا شے ہے ؟

روح ایک قسم کا نور ہے۔ جس سے آواز پیدا ہوتی ہے وہ ہر چیز میں موجود ہے۔ انسان کی آواز کا تعلق اور ہر حیوان کی آواز کا تعلق روح سے ہے۔

روح کی شکل بالکل انسان کی سی ہوتی ہے۔ اس کے ناک کان اور منہ بھی ہوتا ہے۔ اس کا جسم انسان کی طرح بعداً نہیں ہوتا۔ بلکہ بہت ہی ہلکا اور لطیف ہوتا ہے ہماری نگاہیں روح کو دیکھ نہیں سکتیں

انسان روح و غم و فکر و پریشانی سے کمزور ہو جاتا ہے اور بڑھاپے میں اس کی شکل بدل جاتی ہے۔ کمزوری اور لاعز پن آ جاتا ہے۔ مگر روح کسی بوڑھی نہیں ہوتی۔ اس کا جسم بدستور رہتا ہے۔ کسی بدسورت یا خراب نہیں ہوتا اس میں کچھ کمزوری یا ضعف پیدا نہیں ہوتا۔ وہ ہر حالت میں انسان کی طرح چل پھر سکتی ہے۔ آبا سکتی ہے بول سکتی ہے سن سکتی ہے۔ ہر قسم کی قوت اس میں

خیال کرتے ہیں۔ کہ خواب نے ان کو نادمہ پہنچایا۔ اگرچہ ایسا نہیں ہوا۔ یہ سب کفر فحش و دج کے ہوتے ہیں۔ میں کہ ہم غلطی سے آجک خواب و خیال سمجھتے ہیں۔

مردہ روحوں سے بات چیت

روح کو طلب کرنے کا عجیب و غریب طریقہ

ہندو دست مل جاؤ۔ اور اپنی ایک پارٹی بنا لیکن ان کی تعداد چار سے نو آدمیوں تک ہونی چاہیے۔ اس پارٹی میں کم از کم پانچ آدمی شامل ہوں اور زیادہ سے زیادہ نو آدمی ہوں۔ صرف اتنے ہی آدمیوں کی تعداد ہونی چاہیے۔ لیکن وہ آدمی ہم خیال اور سچے دلدار اور پاک و اچھے خاص ہوں۔ وہ تمام ہم خیال ہوں۔

سب کے دلوں میں ایک دوسرے کی عزت و قدر و عظمت کا ہونا چاہیے۔ وہ ایک دوسرے کی تکلیف کا خیال نہ کریں۔ ان کے دلوں میں احساس ہمدردی کا مادہ غرق ہو جاتا ہے۔ ان کے دلوں سے کبر

و نفرت دور ہو۔ وہ غمناہ سے حتی الامکان گریز کریں پرمیا اور عبادت کے دلدادہ ہوں۔ پاک اور صاف رہنا نہایت ضروری اور لازمی ہے اگر ممکن ہو سکے تو سفید اور صاف کھڑے کپڑے استعمال کرو۔

روح کو طلب کرنے کے سب سے مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا نہایت ہی ضروری اور لازمی ہے۔

اول۔ ایک کرہ علیحدہ منتخب کرو۔

دوئم۔ اس کرے میں جتنے آدمیوں کی تعداد ہو اتنی ہی تعداد میں کرسیاں دائرے کی صورت میں لگا دینی چاہیے۔ اور ان کے درمیان میں ایک میز لگا دینا چاہیے۔

سوئم۔ کرسیوں پر گدے وغیرہ بالکل نہ ہوں۔

چہارم۔ تمام دوست ان کرسیوں پر بیٹھ جائیں گویا کہ وہ ایک سرکل بین دائرہ بنائیں۔

پنجم۔ ہر ایک آدمی کا دایاں ہاتھ دوسرے آدمی کے بائیں ہاتھ سے لگا رہے۔

ششم۔ اس وقت ہر قسم کا علم و فکر طبع و لہجہ و ہوا دھک تکلیف کا خیال اپنے دلوں سے ہٹا کر

بالکل نکال دیں۔ سب کے سب آزاد خیال ہو کر
میتہ بائیں۔ اور آپس میں محبت و ارتباط کی باتیں
شرع کر دینی چاہیں۔ ان دوستوں میں آپس میں
ہم خیال ہونی چاہیے۔ ایک دوسرے سے کسی طرح
سے بھی بغض و عناد سے پیش نہ آئیں۔ بلکہ اپنے آپ
میں مساوات اختیار کر لینی چاہیے۔ یہی ہر ایک شخص
اپنے دوسرے ساتھ کو اپنا حقیقی جان بیاں کرے۔

روح کو طلب کرنے کیلئے یکسوئی کی ضرورت ہے

چونکہ روح کو طلب کرنے کے لئے یکسوئی کی غامض
ضرورت ہے۔ اس کے لئے انہیں آدمیوں میں سے
ایک خوش فکر و سربل آزاد والا ہو وہ اپنی تہذیب
آواز میں غما کی تعلیم یا کوئی نعت و مناجات یا
بھجن گانا شروع کرے۔

چوں کہ سب کے سب دوست تو گانے میں معتاد نہ
ہے سکیں گے۔ لیکن کہ ان میں سے اکثر صاحب ایسے
ہوں گے۔ جو نئی موسیقی سے قلمی طور پر متاثر ہوں

ہوں گے۔ جن کی ٹکسی ہو کہ ان کی آواز اچھی نہ ہو۔
لیے آدمیوں کو چاہیے۔ کہ جو وہ خود نہ گاسکیں وہ
بالکل خاموش اور سکوت کے ساتھ گانا سنیں اور
گانا سننے میں قطعاً مہربانیں۔ دنیا دہانیا سے بالکل
نہ ہوش ہو جائیں۔ اور اپنی تمام قوتیں راگ کے سننے
میں صرف کر دیں۔ اس طرح سے ان کو یکسوئی حاصل
ہو جائے گی۔

نوٹ

دہر یہ ہے کہ روح کو گانے سے ایک قسم کا سرور
اور حظ حاصل ہوتا ہے۔ یہ اسی دہر ہے کہ گانے کو
روحانی غذا کہہ دیا کرتے ہیں۔ اور گانا دراصل روحانی
غذا ہے۔

اس وقت جو چیز گائی جائے وہ اس قسم کا ہو
کہ بے سن کر صوفی بھی وجد میں آجائیں۔ گویا جلتی ہوئی
راگنی ہو۔ اور جو سیدھے سادے ٹیکے پر اچھی طرح
کہیں جائے گانا چوں کہ روحانی غذا ہے۔ اس لئے روح
بہت جلد آجائے گی لیکن کہ اس کو موسیقی سے غامض
حظ حاصل ہوتا ہے۔ گانا دراصل روح کو ہی لطف اور
آرام پہنچاتا ہے۔ جب کسی عقل میں کوئی شغل گانا سننے

جاتا ہے۔ ترکانے سے اس کو نہ تو کوئی ٹانڈہ حاصل ہوتا ہے۔ نہ اس کے جسم کو بلکہ اس کی روح شاد ہو جاتی ہے۔

روح کا اتنا نہ کھانا سننا ہے۔ اس لئے راگ کو سننے کے لئے طبیعت بہت بے قرار رہتی ہے۔ روح کھانا سن کر خوش ہوتی ہے۔ اس لئے اس وقت ایک پر محبت آرام حاصل ہوتا ہے۔

اس وقت جو نظم، غزل، نظمیں، یا بھجن گایا جائے وہ عارفانہ اور تصوف سے اچھی طرح بھرا ہوا ہونا چاہیے۔ کھانا سننے کے لئے روح جلد آجاتی ہے۔ اور اس جگہ اس کو اس کی خوراک یعنی نغمہ یا موسیقی جو کہ اصل روحانی غذا ہے۔ مل جاتی ہے۔ جس جگہ کھانا ہوتا ہے۔ اس جگہ بے شمار رو میں آکر جمع ہو جاتی ہیں

معلم، مہم، ماس، دار اور ان آدمیوں کو قطعی طور پر اپنے قریب نہ آئے دیکھتے جو خدا کی ہستی سے محکم ہوں مثلاً دھرم، دین، ان کی موجودگی ایسے وقت میں قطعی درست نہیں رہتی ہے کہ روح کو ایسے آدمیوں سے سنت نفرت ہے اور روح ایسے آدمیوں کے بدن سے ایک قسم کی ہیبت ہی رہی اور محسوس ہوتی ہے۔

ہشتم۔ کمرہ تبدیل کرنے کی ضرورت نہیں جس کمرے میں اپنا کام شروع کر دے۔ ہمیشہ کے لئے وہی کمرہ مقرر رکھو۔ یہ نہ کرنا چاہیے کہ آج یہ کمرہ تو کل وہ کمرہ بلکہ کرسیاں بھی جس مقام پر ہوں۔ اسی مقام پر رکھی رہنی چاہئیں۔ کرسیوں کی جگہ بھی تبدیل کرنے کی ضرورت نہیں۔

نہم۔ ہر ایک شخص کو اپنی اپنی کرسی پر زور دینی چاہیے۔

دہ۔ پہلے دن جس کرسی پر بیٹھے تو پھر روزانہ اسی کرسی پر بیٹھے۔ ایک شخص کی کرسی پر دوسرے شخص کو نہ بیٹھنا چاہیے۔ بلکہ یادداشت کے لئے اپنی کرسیوں پر نشان لگا کر تو اور بھی اچھا اور مفید ثابت ہوگا۔

روح طلب کرنا طریقہ

۱۔ جب کھانا شروع کرنا ہو تو اس سے پہلے کمرے سے ہونے کی روح کو مقرر کرلو اور جیب

طاقتور سا آدمی اس میں حرکت کرتا ہوا نظر آنے لگے گا وہ بالکل
سایہ سا ہوگا۔ اس کی شکل اور ہیئت بڑی ہی خوفناک اور خطرناک
معلوم ہوگی۔ اس کو دیکھ کر ڈرنا نہ پائیے۔ اچانک اس کی آنکھوں
سے روشنی کی وہی تہاریج ہو کر تھوڑی آنکھوں پر پڑے گی۔ جس کی
وجہ سے تھوڑی آنکھوں میں چکا چوند آجائے گی۔ متروکے دن
کے بعد وہ روشنی زیادہ نقصان نہ دے گی بلکہ تھوڑی آنکھیں اپنی
حالت میں ہی جانے پر سے نہ پڑے گی۔ جب تم اس قابل نہ ہو جاؤ
تھے امد اس خطرناک انسان کی آنکھوں کی روشنی تھوڑی آنکھوں
میں جذب ہو جائے گی۔ اور تھوڑی آنکھوں کی
بڑھ جائے گی۔ اس وقت سمجھ لیجئے کہ آپ اس کام میں
کامیاب ہو گئے۔

اب برقی کرنٹ تم حاصل کر چکے تجربہ کے لئے کوئی مرضی ملی
یا کتنا استعمال کرو۔ اپنی آنکھوں سے ان کو دیکھو اور دل کی
کشش سے اس کو اپنی طرف بلاؤ۔ وہ تھوڑی طاقت کے
اثر سے تھوڑے قریب آجائیں گے۔ جب کمزور جانوروں پر
تھوڑی طاقت کام کرنے لگے گی تو پھر انسان پر بھی یہ عمل
نہایت آسانی سے کر سکتے ہو۔ اور ہر ایک کو اپنی طاقت سے
اپنی طرف کھینچ سکتے ہو۔ اٹھائے عمل میں تقویات البصر
مزدور استعمال کرتے رہنا۔ تاکہ نگاہ کمزور ہونے کا اندیشہ

ہو۔ یہ ہے برقی کرنٹ میں بہت سے تجربے اثر کا
دور ہے۔

دو طریقے

میں نے شروع میں بتا دیا ہے کہ سورج کی روشنی سے پانچ
لوہن ہوتا ہے۔ وہ حرف سورج کی روشنی کا ہی ایک اثر تھا
جسے طریقے میں پانچ سے روشنی بڑھائی۔ اس کا عمل نہایت
مزدور ہوتا ہے۔ مگر یہ طریقہ دوسرے طریقے سے بدرجہا
فصل اور اہم ہے مگر بہت کرے انسان تو کیا ہو نہیں سکتا۔
پہلیں کا بتوڑ ہے کہ دنیا میں نامکن کوئی لفظ نہیں۔

The world is opposed to nothing in
دنیا میں بغیر ممکن کوئی شے نہیں با انسان کو بہت چاہیے تمام کام
ہو جاتے ہیں۔ انسان میں اس قسم کی قوت اور حقیقی کشش
موجود ہے کہ جو پتھر کو ذرا سی دیر میں موم بنا سکتی ہے مگر
انسان ان سے کام لینے والے آدمی دنیا میں بہت کم لگے
انسان قدرت کا ایک عجب ماز ہے انسان دراصل پتھر
اور گلیزینڈ کشف و کرامات ہے۔

انسان کی کشش وہ شے ہے کہ جس کا وہ دنیا میں ہر کام
کے لئے ایک آدمی کے پاس کشش موم ہو گئی ہے